REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3

جلد ۳۳

شمارہ ۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۳۰ روپے

ششماہی ۱۵ روپے

ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۸۰ روپے

فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN – 143516

۵ جنوری ۱۹۸۴ء — ۵ صلح ۱۳۶۳ ہش — ۲ ربیع الاول ۱۴۰۴ ھ

اخبارِ احمدیہ

قادیان - یکم صلح (جنوری) — سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران قادیان آنے والے احباب کی زبانی سننے والی اطلاعات کے مطابق حضورِ پُر نور ایدہ اللہ الودود اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان - یکم صلح (جنوری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان نیز وہ تمام بزرگان و احبابِ قادیان جو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے پاسپورٹ اور ویزا پر پاکستان تشریف لے گئے تھے ہنوز ربوہ میں ہی قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت واپس قادیان لائے۔ آمین۔

✽— مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؁

مخالفینِ احمدیت ہمارے خلاف جو چاہیں کہیں اور جو چاہیں کریں

ہم پر تو ان سے پیار و محبت کا سلوک اور ان کیلئے دُعائیں کرتے رہیں گے

جلسہ سالانہ ربوہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

جلسہ سالانہ ربوہ کے پہلے روز کے رُوح پرور کوائف پر مشتمل وکالتِ تبشیر کی جانب سے موصولہ برقی اطلاع

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر)۔ آج قبل از دوپہر وکالت تبشیر ربوہ کی جانب سے بذریعہ تار ملنے والی تفصیلی اطلاع کے مطابق مورخہ ۲۶ فتح (دسمبر) کو مرکزِ احمدیت ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۱ ویں عظیم الشان جلسہ سالانہ کا بابرکت افتتاح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز افتتاحی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دُعا کے ساتھ عمل میں آیا۔ حضورِ پُر نور ایدہ اللہ الودود نے اپنے خطاب میں احبابِ جماعت کو اس امر کی تلقین فرمائی کہ وہ عالمِ اسلام کو درپیش سنگین مسائل اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بدستور دُعائیں کرتے رہیں۔

وکالتِ تبشیر کی جانب سے موصولہ اس ٹیلیگرام کا اُردو ترجمہ آج بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آج ہی مع اہل و عیال قادیان آنے والے احباب مکرم اکرم خان صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ ڈلفورڈ (انگلستان) اور مکرم ابو البرکات محمود صاحب ابن مکرم ابو الفضل محمود صاحب مقیم نیویارک (امریکہ) نے اختصار کے ساتھ ذاتی مشاہدات پر مبنی جلسہ سالانہ ربوہ کے انتہائی ایمان افروز کوائف بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ مقدس رُوحانی اجتماع بحیثیتِ مجموعی گزشتہ سالوں کی نسبت ہر جہت سے نمایاں خصوصیات کا حامل رہا۔ اُن کے اپنے اندازہ کے مطابق قریباً ۳۵ غیر ملکی وفود جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ جبکہ روزنامہ جنگ کی خبر کے مطابق حاضرینِ جلسہ کی تعداد تین لاکھ تھی۔ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات اور پروگرام انتہائی پُرسکون ماحول میں خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئے۔ موسم بھی خلافِ توقع تینوں روز بہت اچھا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

چشم دید حالات پر مبنی ان کوائف کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے ٹیلیگرام کا ترجمہ پیش کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ جماعتِ احمدیہ کا اکانوے واں جلسہ سالانہ خدا کے فضل سے ۲۶ دسمبر بروز سوموار شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دُنیا کے احمدیوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اُمتِ مسلمہ کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دُور فرما دے۔ اور انہیں امن اور خوشحالی سے ہمکنار کرے۔ حضور نے قرآن مجید کا وہ حصہ جس میں حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، تلاوت فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو خدا کے ولی اور دوست ہو جاتے ہیں ان کو ان کے مخالف نقصان پہنچانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ یہ زمانہ بعض لحاظ سے انسانیت کے لئے بدقسمتی کا زمانہ ہے۔ لیکن کئی اور لحاظ سے یہ خوش قسمتی کا بھی زمانہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا تا وہ بھولے بھٹکے انسانوں کو دوبارہ خدا کے دروازے پر لے آئے۔

وہ لوگ خدا کے فضلوں کے مستحق ہیں جنہوں نے اس پیغام کو سُنا اور اس کے مشن کو کامیاب بنانے میں شریکِ کار ہوئے۔ اور وہ لوگ بدقسمت ہیں جنہوں نے خدا کے فرستادہ کی مخالفت کی۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا، دُنیا اس وقت تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ملک ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اور بعض ممالک کے اندر مختلف فرقوں کے افراد ایک دوسرے کے خلاف لڑائی جھگڑے اور مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ یہی صورتِ حال مسلمان ممالک میں بھی نظر آ رہی ہے۔ حضور نے خاص طور پر عرب ممالک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ خطہ ہے کہ جہاں انسانیت کے سب سے بڑے محسن پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ اس بات کے حقدار ہیں کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک۔ اڑیسہ

ملک صلاح الدین ایم اے - پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ [illegible] کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدرؔ قادیان
مورخہ ۵ر صلح ۱۳۶۳ہش

سالِ نَو کا آغاز

۳۱ر دسمبر کی انتہائی سرد اور ٹھٹھری ہوئی رات میں گھڑی نے بارہ بجائے اور ہم عیسوی تقویم کے سال ۱۹۸۳ء کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر ایک نئے عزم، نئی اُمنگ اور نئے ولولے کے ساتھ ۱۹۸۴ء کی حدود میں داخل ہو گئے —— خُدا کرے کہ نیا سال جماعتِ احمدیہ کو بحیثیتِ مجموعی اور افرادِ جماعت کو انفرادی طور پر ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر عظیم الشان ترقیات اور کامرانیوں سے ہمکنار کرنے والا ثابت ہو۔ اور غلبۂ اسلام کی عظیم شاہراہ پر گامزن ہمارے قدم بدستور تیز سے تیز تر ہوتے چلے جائیں۔ آمین ——!!

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ زندگی کے بیتتے ہوئے لمحے جہاں ناقابلِ فراموش یادوں کی سوغات عطا کرتے ہیں وہاں اپنے پیچھے عبرت و موعظت کے بے شمار اسباق بھی چھوڑ جاتے ہیں۔ بعینہٖ آنے والا ہر لمحہ جہاں اپنے جلو میں بہت سی خوش آئند توقعات، نوخیز اُمنگوں اور جواں سال حوصلوں کو لے کر آتا ہے وہاں ہر فردِ بشر پر اُن کے مقصد و نصب العین کی مناسبت سے کچھ نئی اور اہم ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے۔ دَورِ گزشتہ کی ان خامیوں کا ازالہ کرنے اور آئندہ کے تقاضوں کو صحیح طور سے پورا کرنے کے لئے ہمارے دائرۂ اختیار میں زندگی کے وہی چند مختصر سے بیش قیمت لمحات ہوتے ہیں جنہیں ہم زمانۂ حال کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ گویا ہمارے حال کا ایک ایک قیمتی لمحہ ہمیں یہ دعوتِ فکر دے رہا ہوتا ہے کہ اگر تم نے اس کو غنیمت نہ جانا اور اس سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کی تو یاد رکھو کہ عنقریب زندگی کا یہ مختصر مگر انتہائی بیش قیمت لمحہ بھی وقت کے تُند و تیز دھارے کی نذر ہو کر آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گا کہ لاکھ کوشش اور جتن کے باوجود تم اسے دوبارہ نہیں دیکھ سکو گے۔ الغرض ہماری زندگی میں آنے والا ہر نیا لمحہ، ہر نیا دِن، ہر نیا مہینہ اور ہر نیا سال ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کی قدر و قیمت کا احساس کریں۔ کیونکہ اس سے فائدہ اُٹھانا تو ہمارے دائرۂ اختیار میں ہے مگر بیت جانے کے بعد اُس کا لَوٹانا ہمارے بس کا روگ نہیں ——!!

اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر رُوحانی غلبہ سے متعلق جو وعدے کر رکھے ہیں، بفضلہٖ تعالیٰ اُن کے پُورا ہونے کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو چکی ہیں۔ زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ ایسی کروٹیں لے رہا ہے جن کے نتیجہ میں وہ عظیم الشان رُوحانی انقلاب انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رُونما ہو گا جس کی پہلے سے پیش خبریاں کی جا چکی ہیں۔ تاہم آئے دِن نقشۂ عالم پر رُونما ہونے والی یہ انقلابی تبدیلیاں جہاں اہلِ اسلام و احمدیت کے خوش آئند مستقبل کی بشارت دے رہی ہیں، وہاں ہم سے آنے والے پُرشوکت دَور کی عظیم ترین ذمہ داریوں کا احساس کر کے اُن سے کماحقہٗ عُہدہ برآ ہونے کا تقاضا بھی کر رہی ہیں۔ اور یہ تقاضا اسی صُورت میں پُورا کیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی جماعتی اور انفرادی زندگی کے ہر اُس لمحہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں جو حال کی صُورت میں ہمیں میسّر ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اُس برگزیدہ مامور کی طرف منسوب کرتے ہیں جس نے اپنی زندگی کا ایک ایک قیمتی لمحہ احیاءِ دین اور خدمتِ اسلام میں صرف کیا۔ چنانچہ اس کی اِسی حد درجہ مصروفیت اور انتھک جدّ و جہد کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ الہام فرمایا:-

"اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ"۔
(تذکرہ)

یعنی تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا کوئی وقت ضائع نہیں جاتا۔

واضح رہے کہ ایسے الہامات دراصل انبیاء کے متبعین اور مومنوں کی نصیحت کے لئے ہُوا کرتے ہیں۔ اِسی لئے تو سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السّلام نے اپنی جماعت کے افراد کو یہ تاکیدی نصیحت فرمائی کہ:-

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا کہ زندگی بڑی لمبی ہے؟ مَوت کا کوئی وقت ہی نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے اُسے غنیمت سمجھیں"۔
(ملفوظات جلد اوّل)

نیز فرمایا:-

"یہ ایّام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی"۔

پس آئیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر عاجزی انکساری اور تذلّل کا طریق اختیار کرتے ہوئے محض اس کی رضا کی خاطر نئے اِرادوں، مضبوط تر عزم اور بلند تر ہمت کے ساتھ اِس نئے سال کا آغاز کریں۔ اور کوشش کریں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اس پاکیزہ مقصد و نصب العین کے حصُول کے لئے بسر ہو جس کے لئے ہم نے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعُود علیہ السّلام کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عظیم جماعتی ذمہ داریوں کا اِدراک کر کے ان سے بطریقِ احسن عُہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انورؔ

محمدؐ مصطفےٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کرنا!

بہشتی مقبرہ چھو کر یہ پھر بادِ صبا آئی
مسیحِ پاک کے کُوچوں سے سُن لو یہ صدا آئی

اُٹھو اے مومنو! دُنیا پہ اِک طوفان چھایا ہے
اُٹھو! ابلیس نے دُنیا کو پھر سے ورغلایا ہے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے نادان مُسلمانو!
خدا کے قہر کو پاؤ گے اے نادان مُسلمانو!

جبیں اپنی جُھکا دو تم خُدا کے آستانے پر
پکارو در سے مولیٰ کو تم سجدے میں جانے پر

وہ ربُّ العالمیں ہے رحم اُس کا جلد آئے گا
یہ دُنیا کو سُدھارے گا، یہ ظلموں کو مٹائے گا

پھر ہو گی عید سچی مومنو! حمد و ثنا کرنا
محمدؐ مصطفےٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کرنا

احمد سعید انورؔ
بریڈفورڈ (انگلستان)

خطبہ جمعہ

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت غرباء کیلئے ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکانات بنانے کی مبارک تحریک

ایک ایک لاکھ کے چار پانچ وعدے ہو چکے ہیں اگر ایسے ۸۰ دوست اور مل جائیں تو رقم بآسانی مہیا ہو جائے گی!

ایک کروڑ روپیہ کم از کم حد ہے اگر حسب استطاعت زیادہ کثرت سے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہوں تو ضرور شامل ہوں!

میں چاہتا ہوں کہ ہم جلسہ جوبلی تک کم از کم ایک کروڑ کی لاگت سے مکان بنا کر غرباء کو مہیا کر دیں

کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ادائیگی میں جلدی کی جائے کیونکہ میں اس منصوبہ کو صد سالہ سکیم کا [illegible] بنانا چاہتا ہوں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۱ نبوت ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

"وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؁" (البینہ ۹۲: آیت ۶)

قرآن کریم نے مذاہب کا جو خلاصہ بیان فرمایا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اپنی طاقتوں کو خرچ کرنا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

یہی وہ دین قیمہ ہے

جو قرآن کریم میں خلاصۃً محفوظ کر دیا گیا ہے۔ گویا دنیا کے تمام مذاہب الٰہی دو باتوں کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ اور کسی مذہب کی سچائی کی پہچان اس سے بہتر نہیں ہو سکتی کہ اس میں یہ دونوں اجزاء شامل ہوں۔ وہ مذہب جو خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم نہیں دیتا اور بنی نوع انسان سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہمدردی اور پیار اور شفقت کی تعلیم نہیں دیتا وہ اس کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یا تو وہ شروع سے ہی جھوٹا تھا یا بعد میں اس میں جھوٹ شامل کر دیا گیا۔

پس تمام انبیاء علیہم السلام جب بھی دنیا میں آئے انہوں نے اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دی کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں۔ اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کریں چنانچہ قرآن کریم ایک اور جگہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ؁" (الانبیاء آیت: ۷۴)

کہ ہم نے ان سارے انبیاء کو امام بنایا تھا۔ ایسے امام جو مہدی بھی تھے۔ یعنی ہم سے ہدایت پا کر پھر آگے حکم جاری کرتے تھے۔ وہ اپنی طرف سے ہدایتیں نہیں دیتے تھے بلکہ ہماری ہدایت کے تابع مہدی ہوتے ہوئے آگے حکم جاری فرمایا کرتے تھے اور ان سب انبیاء پر ہم نے جو وحی کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ اچھے کام کرو۔ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز کو قائم کرو۔ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اللہ کی خاطر خرچ کرو۔ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ۔ اور یہ سارے کے سارے ہماری عبادت کیا کرتے تھے۔

گزشتہ سال جب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ پانچ سو سال کے بہت ہی دردناک تعطل کے بعد سپین میں پہلی مسجد کا افتتاح کرے تو اس کے بعد حمد اور شکر کے طور پر میں نے

"بیوت الحمد" کی تحریک

کی۔ کیونکہ عبادت کا بنی نوع انسان کی ہمدردی سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ میرے ذہن میں یہی تاثر تھا جس کی بناء پر میں نے مسجد کا شکرانہ ادا کرنے کے لئے ایک اور نیکی کی تعلیم دی تاکہ عبادت کا دوسرا پہلو یعنی خدا کی خاطر بنی نوع انسان کے ساتھ تعلق پیدا کرنا۔ اور ان کی ہمدردی کرنا یہ بھی پورا ہو جائے۔ اور اپنے رب کے حضور شکرانے کا ایک اظہار بھی ہو جائے۔

چنانچہ اب مسجد آسٹریلیا کی بنیاد ڈالنے کی توفیق ملی ہے تو میں اسی تحریک کو دہرانا چاہتا ہوں۔ اب یہ تحریک میرے ذہن میں نسبتاً زیادہ وسعت اختیار کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر سال مساجد کی تعمیر کی توفیق دیتا ہی چلا جا رہا ہے اور عبادت کرنے والے بھی دن بدن جماعت احمدیہ میں بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے عبادت کے دوسرے پہلو کا حق بھی ساتھ ساتھ اسی طرح ادا ہوتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ غرباء کی ہمدردی میں جو مختلف تحریکات جماعت احمدیہ میں جاری ہیں اور ہمیشہ سے جاری ہیں اُن میں ایک بیوت الحمد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کی یہ تعلیم مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو!

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۵۴)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررز ۱۶ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ..... فون: 27-0441 تار گرام: "GLOBEXPORT"

کا جو تصوّر عطا فرمایا تھا اس کا خلاصہ یہی تھا جسے آج کل کی زبان میں روٹی۔ کپڑا اور مکان کہتے ہیں۔ اور یہ وہ تعلیم ہے جسے انسان نے اپنی ترقی کی انتہا پر جا کر سیکھا ہے۔ لیکن قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا نے آدمؑ کو جب تہذیب سکھانی شروع کی تو اس کے آغاز میں پہلی تعلیم یہ تھی کہ جنّت کا تصوّر یہ ہے کہ اس میں روٹی۔ کپڑا اور مکان مہیّا ہونے چاہئیں۔ چنانچہ جب مکانوں کی طرف بھی جماعت احمدیہ پوری طرح توجّہ کرے گی تو جنّت کا وہ کم از کم تصوّر جو بنی نوعِ انسان کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے اسے مکمّل کر لے گی۔ اس میں اضافے ہوں گے۔ اور بہت سے چلے جائیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اس نے اس میں بہت ہی زیادہ حُسن پیدا کر دیا ہے۔ اور بہت ہی وسعت پیدا کر دی ہے۔ لیکن جیسا کہ تمام احبابِ جماعت کو علم ہے کہ ہم پر دوسری ذمہ داریاں بھی کچھ کم نہیں۔ ان میں عبادت سے تعلق رکھنے والی بھی ہیں۔ اور خدمتِ خلق کے دوسرے تقاضوں کو پورے کرنے والی بھی اتنی زیادہ ہیں کہ ہم اپنی خواہش کے مطابق فی الحال غرباء کی ہمدردی میں اتنا خرچ نہیں کر سکتے جتنا کہ ہماری تمنّا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری توفیق کو انشاء اللہ بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور جوں جوں توفیق بڑھے گی ہم اس میدان میں بھی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

میرے دل کی یہ خواہش ہے

کہ ساری دُنیا میں ہمدردی کرنے والوں میں سب سے زیادہ ہمدردی کا عملی اظہار جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ہو۔ اور دُنیا میں کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ موسیٰؑ کی جماعت نے بنی نوعِ انسان کی یہ خدمت کی اور عیسیٰؑ کی جماعت نے یہ خدمت کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی جماعت نعوذ باللہ پیچھے رہ گئی۔ اس لئے جہاں تک مذاہب کے مقابلہ کا تعلق ہے فاستبقوا الخیرات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے میرے دل میں خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں بے انتہا جوش پیدا کیا ہے۔ مَیں یہ چاہتا ہُوں کہ جماعتِ احمدیہ بنی نوعِ انسان کی ہمدردی میں ایسے عظیم الشان کام سرانجام دے جو اپنی وسعت کے ساتھ اپنی شدّت میں بھی بڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ جماعتِ احمدیہ ساری دُنیا میں بنی نوعِ انسان کی سب سے زیادہ ہمدردی رکھنے والی اور ہمدردی میں عملی قدم اُٹھانے والی جماعت بن جائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دین کو اس پہلو سے بھی ساری دُنیا کے ادیان پر غلبہ نصیب ہو جائے۔

چنانچہ خدمتِ خلق کی مختلف تحریکات جو جماعت میں جاری ہیں اُن میں سے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا، "بیوت الحمد" کی تحریک ایک ایسی تحریک ہے جو گزشتہ سال جاری کی گئی۔ اس کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ اس تحریک پر کوئی غیر معمولی زور نہیں دیا گیا تھا۔ کیونکہ گزشتہ مالی سال کے دوران ہم زیادہ تر لازمی چندہ جات اور وصیت کے چندوں پر زور دیتے رہے۔ اس لئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ وہی لوگ اس تحریک میں شامل ہوں جو اپنے چندے شرح کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ اور حسبِ توفیق جتنا وہ دے سکتے ہیں اس تحریک میں بھی دیں۔ لیکن بہت زیادہ بوجھ نہ اُٹھائیں۔ چنانچہ اس عام تحریک کے نتیجہ میں جس کی یاددہانیاں نہیں کرائی گئیں، کوئی خطوط نہیں لکھے گئے، الفضل میں بار بار اس کی تحریکات نہیں کی گئیں، خدا تعالیٰ کے فضل سے 14,83,833 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ اور اس میں سے اب تک جو خرچ ہُوا ہے وہ 2,56,800 روپے ہے جس سے ایسے 42 افراد کو مدد دی گئی ہے جن کے مکانات مثلاً مرمّت کے محتاج تھے اور خطرہ تھا کہ اگر مرمّت نہ کی گئی تو منہدم ہو جائیں گے۔ یا بے پردگی ہوتی تھی۔ مثلاً چار دیواری نہیں تھی کسی غریب نے دو کمرے ڈال لئے لیکن چار دیواری نہیں تھی یا بعض کے گھروں میں غسل خانے نہیں تھے۔ کسی کے پاس باورچی خانہ نہیں تھا کسی کے اہلِ خانہ زیادہ تھے اور اس کے مقابل پر جگہ کی بہت دقّت تھی۔ ایک ایک کمرے میں گھر کی بیٹیاں بھی اور نو بیاہتا جوڑا بھی ہے۔ غرض جو لوگ فوری مدد کے محتاج تھے ان کی مدد کی گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 42 خاندانوں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

لیکن جو اصل کام پیشِ نظر ہے وہ یہ ہے کہ وسیع پیمانے پر گھروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ بعض غرباء کو

بنا بنایا پورا گھر مہیّا کر دیا جائے

اس سلسلہ میں مَیں نے ساتھ ہی یہ تحریک کی تھی کہ ہماری جماعت کے آرکیٹیکٹس اور انجنیئرز ہی سکیمیں بنا کر بھیجیں کہ ہمارے عام ملکی حالات کے لحاظ سے اور دونوں موسموں کے اعتبار سے موزوں مکان کیسے بنائے جا سکتے ہیں جو سستے بھی ہوں اور اچھے بھی ہوں۔ چنانچہ کئی انجنیئرز نے خدا کے فضل سے بڑی محنت سے بعض منصوبے بنا کر بھیجے ہیں۔ جو اس وقت زیرِ غور ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اچھا نقشہ مل گیا تو اس کے مطابق ہم انشاء اللہ تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیں گے۔ ادھر زمین بھی زیرِ نظر ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کر لی جائے گی۔ ایسی (COLONIES) نئی آبادیاں تعمیر کرنے کا خیال ہے جن میں گھر مکمل کرنے کے بعد بعض ایسے خاندانوں کے سپرد کر دئے جائیں گے جو غربت کے باوجود جماعتی اخلاص اور خدمت میں بھی نمایاں ہوں کیونکہ جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے وہ تو غیر محدود ہے۔ اس لئے لازماً ہمیں کوئی طریق کار اختیار کرنا پڑے گا، بعض لوگوں کو ترجیح دینی پڑے گی، کوئی ایسا رستہ ڈھونڈنا پڑے گا جس سے زیادہ مستحق لوگ سامنے آئیں۔ چونکہ ربوہ میں رہنے والوں کو ہم باقی شہروں کی نسبت زیادہ نیک اور زیادہ خدا ترس دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے تقویٰ کو بھی اس معیار میں داخل کیا گیا ہے۔ ویسے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدمتِ خلق میں تقویٰ کے معیار کو پیشِ نظر رکھنا شرط نہیں ہے بلکہ قرآنی تعلیم تو بعض منافقین اور ظالموں پر بھی خرچ کرنے سے نہیں روکتی۔ بلکہ بعض صحابہؓ نے جب قسمیں کھائیں کہ ہم فلاں گندے لوگوں پر خرچ نہیں کریں گے تو قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ (النور آیت ۲۳)

کہ تم میں سے جو صاحبِ فضیلت لوگ ہیں وہ ایسی قسمیں نہ کھائیں کہ فلاں پر ہم خرچ نہیں کریں گے اور فلاں پر خرچ نہیں کریں گے۔ اس لئے یہ مُراد بہر حال نہیں ہے کہ غریب کی ہمدردی کے وقت لازماً نیکی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ لیکن مرکز کے تقاضوں کے پیشِ نظر ایک زائد شرط ہمیں عائد کرنی پڑے گی۔ کیونکہ یہ تو مجبوری ہے۔ ہم ہر ایک کو تو فی الحال بنا کر دے بھی نہیں سکتے۔ یعنی جب خدا توفیق بڑھائے گا تو پھر جماعت جتنے زیادہ مکان دے سکے گی دے گی لیکن فی الحال ہمیں مجبوراً کچھ ایسی شرطیں رکھنی پڑیں گی کہ دائرہ محدود ہو جائے۔

اِس سکیم کو مَیں وسعت دینا چاہتا ہُوں

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ جلسہ جوبلی تک ہم کم از کم ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکان بنا کر غرباء کو مُہیّا کر دیں۔ یعنی جماعت کے جو سو سال گزر رہے ہیں اُن کے ہر سال پر صرف ایک لاکھ روپیہ اگر ہم ڈالیں تو ایک کروڑ بن جاتا ہے۔ اور پھر بعد میں انشاء اللہ ایک کروڑ مکانات بھی ہوں گے۔ لیکن فی الحال ایک کروڑ روپے کی تحریک کی جاتی ہے۔

میرا گزشتہ سال کا وعدہ دس ہزار روپے کا تھا جو مَیں نے ادا کر دیا تھا۔ بہت ہی معمولی رقم تھی۔ اب مَیں اپنے اس وعدہ کو بڑھا کر ایک لاکھ کر رہا ہوں۔ اور آئندہ چار سال میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ وعدہ پورا کر دوں گا۔ باقی دوست جو ایک لاکھ کے وعدے کر چکے ہیں وہ غالباً تین یا چار اَور ہیں تو پانچ لاکھ کا تو اس طرح اکٹھا انتظام ہو گیا جو اس سے پہلے وعدے آ چکے ہیں ان کو شامل کر لیا جائے یعنی ان پانچ لاکھ کے علاوہ اگر ہمیں اتنی دوست ایک ایک لاکھ کا وعدہ کرنے والے مل جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بڑی آسانی کے ساتھ یہ معاملہ طے ہو جائے گا۔ لیکن کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ادائیگی میں جلدی کی جائے۔ کیونکہ مَیں اس کو

صد سالہ سکیم کا حصّہ

بنانا چاہتا ہوں یعنی جس سال ہم صد سالہ جشن منا رہے ہوں۔ اس سال ہماری خوشیوں میں بعض ایسے غریب بھی شامل ہوں جن کے پاس پہلے کوئی مکان نہیں تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احمدیت کی برکت سے اُس سال ہم اُن کو نئے مکانوں کی چابیاں سپرد کریں۔ اس لئے اس نئے ایک کروڑ کی ادائیگی میں ہمیں جلدی کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس مد میں زیادہ رقم بھی جمع ہو جائے گی تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ یعنی یہ شرط نہیں ہے کہ صرف ایک کروڑ ہی ہو۔ دو کروڑ، تین کروڑ یا جماعت کو جتنے کی توفیق مل سکتی ہے دے دے۔ لیکن

ایک کروڑ کم از کم حد ہے

جہاں تک اس ایک کروڑ کا تعلق ہے اگرچہ اس کی حیثیت ویسے آجکل کے لحاظ سے تو کچھ نہیں ہے۔ لیکن ایک کروڑ مقرر کرنے میں میرے پیشِ نظر ایک رُؤیا

ہے جو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے گزشتہ سال اس کی تحریک کرنے کے کچھ عرصہ بعد دیکھی تھی۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک غریبانہ مکان میں ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں اور لگتا ہے کہ وہ مکان ہے تو غریبانہ لیکن صاف صاف ستھرا اور نیا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور فرماتے ہیں ایک کروڑ! اور اس کے بعد وہ رؤیا ختم ہو گئی۔ چونکہ اس سے پہلے بیوت الحمد کی تحریک ہو چکی تھی۔ اس لئے جب انہوں نے مجھے یہ خواب لکھ کر بھجوائی تو میں نے یہی تعبیر کی کہ اس کا پہلا حصہ یہ بنے گا کہ ہم ایک کروڑ روپیہ کم از کم اس تحریک پر خرچ کریں۔ اور دوسرا یہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ ایک کروڑ مکانات بنائے۔ یہ جو دوسرا حصہ ہے اس کے متعلق میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اگلے سو سال کے جشن کے وقت انشاء اللہ پورا ہو جائے گا۔ پس اس خواب کی تعبیر کے ایک حصہ کا آغاز ہم کر دیتے ہیں اور اپنے رب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کی دوسری تعبیر بھی بعینہٖ پوری کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے گا۔

باقی جو دوست اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکتے ان سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں۔ اور ضروری نہیں ہے کہ ایک لاکھ کی توفیق ہو تبھی اس میں حصہ لیا جائے۔ اگر زیادہ کثرت کے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہیں تو ضرور شامل ہوں کیونکہ

یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے

جو لوگ بھی ان مکانوں میں رہیں گے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ان کی دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ اس لئے اس تحریک میں کم سے کم روپیہ کے لئے میں کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ اگر کوئی دوست چار آنے دے کر بھی اس میں شامل ہونا چاہے تو سیکرٹریان مال اس کے چار آنے بھی قبول کر لیں۔ اس لئے بے شک وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس سے حساب میں تھوڑی سی مشکل تو پیدا ہوتی ہے لیکن کوئی حرج نہیں۔ جو بھی کوئی دے سکتا ہے وہ قبول کر لیا جائے تاکہ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم عبادت کے تقاضے بھی پورے کر سکیں اور خدمت خلق کے تقاضے بھی پورے کر سکیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے امر واقعہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی خدمت کا فرض سب سے زیادہ مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے۔ دنیا کی اور کوئی تعلیم ایسی نہیں ہے جس نے بنی نوع انسان کی خدمت پر اتنا زور دیا ہو۔ لیکن بدقسمتی سے اس وقت عالم اسلام کو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی دنیا کی قوموں میں سب سے کم توفیق مل رہی ہے۔ عیسائیت کے نام پر جتنے شفاخانے جاری ہیں، جتنے سکول کھولے گئے ہیں، جتنے دیگر ہمدردی کے کام کئے گئے ہیں، سیلابوں میں اور مصائب میں چرچ کی طرف سے جو خرچ ہوتا ہے جب اس پر نظر پڑتی ہے تو دل کٹ جاتا ہے کہ جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا ان سے وہ لوگ بازی لے گئے ہیں جن کے سپرد کبھی زمانہ میں چھوٹا سا کام ہوا تھا اور اب ان کو اس سے فارغ کیا جا چکا ہے۔ ان سے یہ خدمتیں لی جا چکی ہیں۔ لیکن وہ اپنے طور پر یہ خدمتیں کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور جن خدام کو اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے چنا تھا وہ ملازمت میں ہوتے ہوئے بھی، خدا کی نوکری میں شامل رہتے ہوئے بھی اس خدمت سے بے نیاز ہو چکے ہیں۔ یہ ہے وہ

خطرناک صورتِ حال

جس کے لئے ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہونی چاہیئے اور اسے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم بلا امتیاز خدمت کے ہر میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا دنیا کی ہر قوم کے سردار کے جھنڈے سے اونچا بلند کریں۔ یہی ہماری دعا ہے اور یہی ہماری تمنا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں یہ تمنا پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(منقول از الفضل ربوہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۳ء)

لاہور میں

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید رضؓ کا ایک کشف

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف افغانستان سے حج بیت اللہ کے لئے نکلے تھے۔ مگر جب پشاور پہنچے تو یکدم ذہن اس طرف مائل ہو گیا کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ پہلے امام الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت حاصل کرنا چاہیئے۔ مگر قادیان پہنچ کر حضرت مسیح زمان علیہ السلام کی پاک صحبت میں کچھ ایسے وارفتہ ہو گئے کہ دو تین مہینے گزار دیئے۔ حتیٰ کہ حج کے ایام گزر گئے۔ واپسی کے وقت آپ نے لاہور میں چند روز مسجد حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب واقعہ لنگے منڈی میں قیام فرمایا۔ کشمیری بازار سے کچھ کتابیں خریدیں اور اسی دوران میں جو جمعہ کا دن آیا تو آپ نے گمٹی بازار والی مسجد میں جو حضرت مولوی غلام حسین صاحب رضؓ کی مسجد کہلاتی تھی ایک نہایت ہی لطیف وعظ بھی فرمایا۔ دوران قیام ایک صاحب نے اپنے کسی عزیز کی شادی پر دعوت ولیمہ دی۔ اس دعوت میں جو لوگ مدعو تھے ان میں حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کا نام بھی تھا۔ حضرت میاں عبد العزیز صاحب المعروف مغل فرمایا کرتے تھے کہ اس دعوت میں حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کے ہمراہ میں بھی گیا تھا۔ جب آپ دعوت کے کمرہ میں پہنچے تو دستر خوان پر ہر قسم کے کھانے نہایت ہی قرینے سے چنے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ آپ رضؓ پر کشفی حالت طاری ہو گئی۔ اور آپ نے اس کھانے کو دیکھ کر فارسی زبان میں مجھے فرمایا کہ

"تم لوگ مجھے گوہ کھلانے کے لئے لائے ہو!"

یہ کہہ کر اٹھے اور تیز تیز چلنے لگے۔ آپ رضؓ کا جبہ ہوا میں اڑ رہا تھا۔ راستے میں آپ نے مجھے چار آنے دیئے اور فرمایا ― "نان اور کباب خرید لو" ― میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر وہ نان اور کباب جو کافی مقدار میں تھے ہم لوگوں نے گمٹی بازار والی مسجد میں جو اس وقت احمدیوں کے پاس تھی بیٹھ کر کھائے۔

میزبان نے جب اس طرح حضرت صاحبزادہ صاحب رضؓ کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو وہ آپ کی کشفی نظر سے بہت متاثر ہوا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دعوت سودی روپیہ سے کی گئی ہے۔

(حیاتِ طیبہ صفحہ ۳۴۷)

(مرسلہ:- عبد المالک نمائندہ ماہنامہ خالد / تشحیذ الاذہان لاہور)

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کی نادر اور خوبصورت انگوٹھیاں اور پاکیزہ ڈیزائنوں میں ہر قسم کے زیورات کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں

رگھبیر سنگھ کشمیر جیولرز۔ عقب مسجد اقصیٰ قادیان

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس اختاری۔
فون نمبر:- 294

منقولات

"قادیان تین دن تک عالمی شہر بنا رہا"

از مہندر کھنہ نمائندہ روزنامہ ہند سماچار۔ جالندھر

پنجاب کے ضلع گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان اس ہفتہ مسلسل تین روز تک ایک عالمی شہر بنا رہا۔

اس قصبہ کے پُرانے مکانات۔ گندے گلی بازار اس کے غیر ترقی یافتہ اور پچھڑا ہونے کی منہ بولتی تصویر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ اور عرب ممالک کے سینکڑوں دھرم پریمیوں کو اس دھرتی نے اپنی طرف متوجہ کیا۔ قصبہ کی تنگ۔ گلیوں میں گھوم پھر رہے مختلف پہناووں اور بھاشاؤں والے لوگوں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ آتی لمبی چوڑی دُنیا چھوٹے سے قادیاں میں سمٹ کر رہ گئی ہے۔

ہزاروں میل دور سات سمندر پار بیٹھے لوگوں کو قادیاں کی پوترتا نے متوجہ کیا تو اس لئے کہ یہ مسلمانوں کے احمدی فرقہ کا روحانی مرکز ہے۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ کینیڈا۔ نائیجیریا۔ ٹرینیڈاڈ۔ جارڈن۔ انڈونیشیا۔ لیبیا۔ مصر وغیرہ کئی ممالک کے ڈیلیگیٹ یہاں انسانیت۔ بھائی چارہ اور سد بھاؤنا کا سندیش لیکر آئے تھے۔ بھارت کے مختلف حصوں سے بھی احمدی مشن کے ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ ان سب کا یہاں آنا احمدیہ مشن کے 92 ویں سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ہُوا تھا جس کا 26 تا 28 دسمبر کو یہاں اہتمام کیا گیا تھا۔

آندھرا پردیش میں احمدیہ مشن کے انچارج جناب شمس صاحب کے مطابق حضرت محمد صاحب اور اسلام کے پیروکاروں کے 72 فرقے موجود تھے۔ احمدی فرقہ ان میں سے ایک ہے۔ دُنیا بھر میں سب سے زیادہ احمدی مسلمان تقریباً 50 لاکھ پاکستان میں ہیں۔ دوسرے نمبر پر افریقہ ہے۔ بھارت میں یہ گنتی تین لاکھ سے کم نہ ہوگی دُنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہونے کا اندازہ ہے۔

کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ زکاۃ اور حج اسلام کے پانچ بنیادی اصول ہیں۔ اور ان پانچوں کے بارے میں احمدی فرقہ کے لوگوں کا دوسرے مسلمانوں سے مکمل اتفاق ہے۔

یہ پوچھنے پر کہ پھر فرق کیا ہے۔ جناب شمس صاحب نے بتایا کہ حضرت محمد صاحب نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں برائی عام ہو جائیں گے تو امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد نے یہ پیشگوئی کی اور فرمانِ الٰہی کے مطابق دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں۔ مرزا غلام احمد نے 1889ء کو احمدی فرقہ کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں نے اس فرمانِ الٰہی کو قبول نہیں کیا۔ مگر ہم نے قبول کر لیا۔

سالانہ اجلاس میں آئے متعدد احمدی ودوانوں نے شریمد بھاگوت گیتا اور سری گورو گرنتھ صاحب کے پوتر شلوکوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب جب دھرم کا زوال ہوتا ہے بھگوان اوتار لیتے ہیں۔ ایک بزرگ سجن نے سنسکرت کے ایک چوٹی کے ودوان کی طرح جب شریمد بھگوت گیتا کا شلوک پڑھا تو لیکھک ششدر رہ گیا۔ ان کی طرف دیکھنے لگا۔ یہ بزرگ یہ دلیل دے رہا تھا کہ قرآن شریف میں حضرت محمد صاحب کے فرمان اور شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان کرشن کے اُپدیش میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ایک اور سجن نے جو احمدی مشن کے قانونی صلاح کار ہیں نے کچھ برس پہلے تک ان کا سیاست کے ساتھ گہرا سمبندھ رہا ہے اپنی اس دلیل کے حق میں تمام انسان ایک ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے گورو نانک دیو کا حوالہ دیا

"اوّل اللہ نور اُپایا قدرت کے سب بندے
ایک نور سے سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے"

لیکھک کو یہ بھی بتایا گیا کہ اُن کے فرقہ کے لوگ ہر مذہب کے گورو دل اور پیغمبروں کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ بھگوان کرشن کا بھی اُن کے دلوں میں پُورا احترام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال احمدی مشن کا ستھاپنا دوس منایا جاتا ہے۔ جس میں تمام فرقوں کے لوگ آکر اُپدیش دیتے ہیں۔

احمدی فرقہ کے سنستھاپک حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں 84 کتابیں لکھی ہیں۔ اور 1908ء میں انتقال سے پہلے اُن کی لکھی ہوئی کتاب پیغام صلح اُن کی آخری تصنیف تھی۔ اس کتاب کے ذریعہ انہوں نے بھارت کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو صلح کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ اگر یہ صلاح مانو گے تو آنے والے خطرات سے بچ سکو گے۔ ورنہ ایک کے بعد دوسری مصیبت کھڑی رہے گی۔ اُن کا مشورہ تھا کہ مسلمان شری کرشن مہاراج کا دِل سے احترام کریں۔ اور انہیں اللہ کا پیغمبر مانیں۔ اِسی طرح ہندو حضرت محمد صاحب کا احترام کریں۔ ایسا ہونے پر کوئی اختلاف نہیں رہے گا۔

اس وقت احمدی مشن کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد پاکستان میں ہیں۔ وہاں مشن نے جھنگ کے نزدیک ربوہ نامی ایک نیا شہر آباد کیا ہے۔ لیکن مشن کا مستقل ہیڈ کوارٹر قادیان میں ہی ہے۔ یہاں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب امیر اور ناظر اعلیٰ ہیں۔ مشن نے قرآن شریف کا 25 زبانوں میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ اور ہندی میں یہ جلد ہی چھپ کر تیار ہو جائے گا مشن سیاست سے دُور رہ کر خود کو مذہبی۔ سماجی اور رُوحانی سرگرمیوں تک مرکوز رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔

لیکھک کو بتایا گیا کہ احمدی فرقہ کے لوگ ہڑتالوں یا تشدد میں قطعی یقین نہیں رکھتے۔ کچھ عرصہ پہلے ملک میں ہوئی ریل ہڑتال اور حال ہی میں آندھرا میں ہوئی گزیٹیڈ کرمچاریوں کی ہڑتال سے اس فرقہ کے لوگ الگ تھلگ رہے۔

سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے کشمیر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد نے جو کچھ ہی عرصہ پہلے اٹلی میں منعقدہ ایسٹرو فزکس موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس میں بھارت کی نمائندگی کر کے لوٹے ہیں۔ لیکھک کو بتایا کہ تین ماہ تک وہ یورپ میں گھومے۔ اور وہ یہ بات فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کا نام بہت اُونچا ہے۔ وہاں اس ملک کو اس لئے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کہ یہاں ڈیموکریسی ہے۔ اتنے بڑے ملک میں جہاں غریبی ہو، جہالت ہو۔ جمہوریت کا ہونا یورپ والوں کو ایک انوکھی بات لگتی ہے۔

نائیجیریا کے وفد کے لیڈر شری یُوسف نے بتایا کہ اُن کے ملک میں احمدیوں کی آبادی 5٪ ہے لیکن وہ عیسائیوں کے لئے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

امریکہ سے آئے شری محمد ظفر نے کہا کہ نیویارک، کیلیفورنیا، واشنگٹن، شکاگو وغیرہ میں 20 ہزار کے قریب احمدی ہیں۔ بھارت آکر انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک رُوحانی ملک ہے۔ رشیوں، مُنیوں اور پیغمبروں کے پیغام سے ایسا سکون ملتا ہے۔ جس کا الفاظ میں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

برطانیہ سے آئے داؤد احمد گلزار نے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مُسلم قرار دیا جانا ہماری نظر میں ایک سیاسی سٹنٹ ہے۔ ہم تو کسی مذہب سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے۔

گلزار صاحب نے دھرم میں اعتماد کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہی پریوار کا ایک دلچسپ قصّہ سُنایا۔ کہنے لگے کہ میرے والد صاحب کو تمام ڈاکٹروں۔ حکیموں نے کہہ دیا کہ تمہارے یہاں اولاد نہیں ہوگی۔ والد صاحب کو خدا پر گہرا وشواس تھا۔ آپ یقین مانیئے آج میرے والد صاحب کے پریوار میں 356 ممبران ہیں۔

امریکہ کے شاہد محمد نے کہا کہ اِس دھرتی پر آکر مجھے عالمی بھائی چارہ کا پیغام ملا ہے۔ میں کِسی مذہب میں کوئی ٹکراؤ نہیں دیکھتا۔

ایسے ہی خیالات مغربی جرمنی کے عبد اللہ۔ امریکہ کے لوئیس ہیمن جو یہاں پر مختلف مذاہب کے مطالعے کے لئے آئے تھے۔ برطانیہ کے رشید ظفر اور لیبیا کے محمد اکرم نے ظاہر کئے۔

قادیان کا سمیلن مکمل طور پر رُوحانی امور تک محدود رہا۔ سیاست کا چرچا یہاں سنائی نہیں دیا۔ مُسلمانوں کے مذہبی نعروں کے ساتھ ساتھ یہاں انسانیت زندہ باد کے نعرے بھی گونجے۔

(بشکریہ روزنامہ ہند سماچار جالندھر مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

اعانتِ بدر

(۱) مکرم سیّد امداد علی صاحب ابن مکرم سیّد منصور علی صاحب ساکن نیوجرسی (امریکہ) نے قادیان میں اپنی شادی خانہ آبادی کی خوشی میں مبلغ پانچ صد روپے مد اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

(۲) مکرم سیّد جہانگیر علی صاحب فلک نُما حیدر آباد نے جلسہ سالانہ قادیان کے مبارک موقعہ پر اپنے بیٹے عزیز سیّد غلام دستگیر جاوید سلمہٗ کے نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المسیح سلمہا بنت مکرم جے میر عطاء الرحمٰن صاحب ساکن شموگہ، کی خوشی میں بشمول اعانتِ بدر مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے پچیس ۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔

(۳)۔ مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا) نے برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان اپنے بیٹے مکرم محمد اظہر الدین صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ بدر النساء بیگم سلمہا بنت مکرم ظفر اللہ محمود سعیدی صاحب ساکن شوراپور (کرناٹک) کی خوشی میں بشمول اعانتِ بدر مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں ——!!

ادارہ بدر اِن تمام احباب کے مخلصانہ تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِن رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

قسط اوّل

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — دشمنوں سے حسن سلوک

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء آیت ۱۰۸)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (آل عمران آیت ۱۶۰)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا (کہف آیت ۷)

ترجمہ:۔ اور ہم نے تجھے دُنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے ہی جو تجھے اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے۔ اور اگر تو بد اخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتّر بتّر ہو جاتے پس تو انہیں معاف کر دے اور ان کے لئے خدا سے بخشش مانگ اور حکومت کے معاملات میں ان سے مشورہ لیا کر پھر جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کرے تو اللہ پر توکل کر اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔ کیا اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تو اُن کے غم میں شدّتِ افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

حرفِ اوّل

:۔ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت مسلمہ طور پر تمام راستبازوں کے مقابلہ میں یہ نمایاں خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے کہ دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی زندگی کتنی شاندار، بے عیب، معصوم ترین، اور محبوب ترین تاریخ کے کھلے اوراق کی طرح شائع متعارف گزری ہے کہ جس کو ڈنکے کی چوٹ قرآن مجید نے جہان کا نام دیا ہے۔ اور دُنیا کو چیلنج کرتے ہوئے اس پر حرف گیری کی دعوت دیکر ہمیشہ کے لئے لاجواب کیا ہے چنانچہ قرآن مجید نے جس پُر شوکت انداز سے اس حقیقت کو بیان کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔

یعنی میں نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ جو عام طور پر نہایت ہی خطرناک حالات سے گزرتا ہے تمہارے درمیان گزارا ہے۔ ذرا اس پر غور و فکر اور تدبر کی نظر سے دیکھو کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس کو داغدار اور بدنما ثابت کر سکے۔

چنانچہ آفتاب آمد دلیل آفتاب کے رنگ میں یہ صداقت منظر عام پر آئی اور آپ کے شدید ترین مخالفوں کو سخت ناکامی ہوئی۔ چنانچہ ابوجہل جیسے شدید ترین مخالف نے اس چیلنج کے مقابل پر کہا۔ انا لا نکذب محمداً ولٰکن نکذب ما جاء بہ۔ یعنی ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جھوٹ بولنے کا الزام نہیں لگاتے بلکہ ہم اس کی وحی کی تکذیب کرتے ہیں۔ اور آپ کے ایک اشد ترین دشمن اُمیہ بن خلف نے کہا واللہ ما یکذب محمدٌ اذا احدث۔ یعنی خدا کی قسم جب محمد (صلعم) بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے۔

پس خدا تعالےٰ کا یہ معصوم اور محبوب ترین برگزیدہ انسان جن حالات میں پیدا ہو کر جوان ہوا اور پھر اپنی جوانی کے بعد کہولت میں قدم رکھا اس وقت دُنیا نہایت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی جس کا نقشہ قرآن مجید نے نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں یوں پیش کیا ہے کہ۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کہ خشکی اور تری میں فساد ہی فساد بپا تھا۔ کوئی بدی نہ تھی جو نہ پائی جاتی ہو اور نیکی تھی کہ اس کا نام و نشان مٹ چکا تھا۔ ایسے وقت میں رحمان و رحیم خدا عزّوجل نے ہمارے آقا و مطاع سرکار دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر معبوث فرمایا تاکہ آپ گردابِ ضلالت سے متاثرہ انسانوں کو نکال کر ساحل عافیت تک پہنچائیں۔ اور ان کی زندگی کے نصب العین کو اپنی تربیت اور رہنمائی سے کمال تک پہنچائیں۔ چنانچہ آپ کی شب و روز کی آہ و بکا اور غارِ حرا کی شبانہ دُعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعتِ نبوت عطا کی اور یہ پہلی وحی نازل فرمائی کہ:۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

(علق آیت ۲ تا ۵)

ترجمہ: اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا۔ اور جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ قرآن کو پڑھ کر سناتا رہ کیونکہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ وہ رب جس نے قلم کے ساتھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔

اس وحی الٰہی کے بعد آپ غار حرا سے نکل کر سیدھے اپنے گھر تشریف لے گئے اور سارا ماجرا حضرت خدیجہؓ کو سنایا اور فرمایا کہ لقد خشیت علی نفسی کہ مجھ تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے حضرت خدیجہؓ نے اوّل آپ کو تسلی دی اور پھر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو اس وقت شرک سے بیزار ہو کر عیسائی مذہب قبول کر چکا تھا حضرت خدیجہؓ نے ورقہ بن نوفل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بھائی ذرا اپنے اس بھتیجے کی بات تو سن تو اس نے کہا کہو کیا بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سنا دیا۔ جب ورقہ بن نوفل سارا ماجرا سُن چکا تو بولا یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر وحی لاتا تھا اے کاش! مجھ میں طاقت ہوتی۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے وطن سے نکال دیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا۔ کیا میری قوم مجھے نکال دیگی۔ ورقہ نے کہا ہاں! کوئی رسول نہیں آیا کہ اس کے ساتھ اسکی قوم نے عداوت نہ کی ہو اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ تیری مدد کرونگا۔ مگر ورقہ کو یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوئے کیونکہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کا انتقال ہو گیا۔

پھر اس کے چند دن بعد جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (مدثر آیت ۲ تا ۶)

ترجمہ:۔ اے بارانی کوٹ پہن کر کھڑے ہونے والے کھڑا ہو جا اور دور دور جا کے لوگوں کو ہوشیار کر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے پاس رہنے والے لوگوں کو پاک کر اور شرک کو مٹا ڈال۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کے بعد آپ نے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

دشمنی کے اسباب:۔

"دعویٰ نبوت کے بعد اعلانِ توحید کرتے ہی آپ نے لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا یا وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ و برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ جو خیر خواہ تھے بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے دشمنی کرنے لگ گئے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔ پھر جب مدتِ مدید کے بعد غلبہ اسلام کا ہوا تو ان حالات اور اقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا۔ کوئی عمارت نہ بنائی کوئی بارگاہ تیار نہ ہوئی کوئی سامانِ شاہانہ عیش و عشرت کا تجویز نہ کیا گیا۔ اور کوئی ذاتی نفع نہ اٹھایا بلکہ جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبر گیری میں خرچ ہوتا رہا اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر نہ کھایا اور پھر صاف گوئی اس طرح کہ توحید کا وعظ کر کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہانوں کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف بنا لیا۔ جو اپنے خویش تھے ان کو بُت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنا لیا یہودیوں سے بھی بات بگاڑ لی کیونکہ ان کو طرح طرح کی مخلوق پرستی اور پیر پرستی اور بداعمالیوں سے روکا۔ حضرت مسیح کی تکذیب اور توہین سے منع کیا جس سے ان کا نہایت دل جل گیا اور سخت عداوت پر آمادہ ہو گئے اور ہر دم قتل کے گھات میں رہنے لگے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی خفا کر دیا کیونکہ جیسا کہ ان کا اعتقاد تھا حضرت عیسیٰ کو نہ خدا نہ خدا کا بیٹا قرار دیا اور نہ ان کو پھانسی پا کر دوسروں کو بچانے والا تسلیم کیا۔ آتش پرست اور ستارہ پرست بھی ناراض ہو گئے کہ ان کو بھی ان کے دیوتوں کی پرستش سے ممانعت کی گئی اور مدارِ نجات کا صرف توحید ٹھہرائی گئی۔ اب جائے انصاف ہے کہ کیا دُنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی کہ ہر ایک فرقہ کو ایسی ایسی صاف اور دل آزار باتیں سنائی گئیں کہ جس سے سب نے مخالفت پر کمر باندھی اور سب کے دل ٹوٹ گئے اور قبل اس کے کہ اپنی ذرہ بھی جمعیت بنی ہوتی یا کسی کا حملہ روکنے کے لئے کچھ طاقت بہم پہنچ جاتی سب کی طبیعت کو ایسا اشتعال دیدی کہ جن سے وہ خون کے پیاسے ہو گئے۔ زمانہ سازی کی تدبیر تو یہ تھی کہ جیسا بعضوں کو جھوٹا کہا گیا تھا بعضوں کو سچا بھی کہا جاتا تا اگر بعض مخالف ہوتے تو بعض موافق بھی رہتے بلکہ اگر عربوں کو کہا جاتا کہ تمہارے ہی لات اور عزّیٰ سچے ہیں تو وہ تو اسی دم قدم پر گر پڑتے اور جو چاہتے اُن سے کراتے کیونکہ وہ سب خویش و اقارب اور حمیت قومی میں بے مثل تھی اور ساری بات مانی منائی تھی۔ صرف تعلیم بت پرستی سے خوش ہو جاتے اور بدل و جان اطاعت اختیار کرتے لیکن سوچنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بکلّی ہر ایک خویش و بیگانہ سے بگاڑ

لینا اور صرف توحید کو جو ان دنوں میں اس سے زیادہ دُنیا کے لئے کوئی نفرتی چیز نہ تھی اور جس کے باعث سے صدہا بلائیں پڑتی جاتی تھیں بلکہ جان سے مارا جانا نظر آتا تھا مضبوط پکڑ لینا یہ کسی مصلحت دنیاوی کا تقاضا تھا۔ اور جبکہ پہلے اسی کے باعث سے اپنی تمام دنیا اور جمعیت برباد کر چکے تھے تو پھر اس بلا انگیز اعتقاد پر اصرار کرنے سے کہ جس کو ظاہر کرتے ہی مسلمانوں کو قید اور زنجیر اور سخت سخت ماریں نصیب ہوئیں۔ کس مقصد کا حاصل کرنا مراد تھا۔ کیا دنیا کمانے کے لئے یہی ڈھنگ تھا کہ ہر ایک کو کلمہ تلخ جو اسکی طبع اور عادت اور مرضی اور اعتقاد کے برخلاف تھا سُنا کر سب کو یکدم کے دم میں جانی دشمن بنا دیا اور کسی ایک آدھ قوم سے بھی پیوند نہ رکھا جو لوگ طامع اور مکار ہوتے ہیں کیا وہ ایسی ہی تدبیریں کیا کرتے ہیں کہ جن سے دوست بھی دشمن ہو جائیں۔ جو لوگ کسی مکر سے دنیا کمانا چاہتے ہیں کیا ان کا یہی اصول ہوا کرتا ہے کہ یک بارگی ساری دنیا کو عداوت کرنے کا جوش دلادیں اور اپنی جان کو ہر وقت کی فکر میں ڈالیں وہ تو اپنا مطلب سادھنے کے لئے سب سے صلح کاری اختیار کرتے ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ کو سچائی کا ہی سرٹیفکیٹ دیتے ہیں۔ خدا کے لئے یک رنگ ہو جانا ان کی عادت کہاں ہوا کرتی ہے۔ خدا کی وحدانیت اور عزت کا کب وہ کچھ دھیان رکھا کرتے ہیں۔ ان کو اس سے غرض کیا ہوتی ہے کہ ناحق خدا کے لئے دُکھ اُٹھاتے پھریں وہ صیاد کی طرح وہیں دام بچھاتے ہیں جو شکار مارنے کا بہت آسان راستہ ہوتا ہے اور وہی طریق اختیار کرتے ہیں جس میں محنت کم اور فائدہ دنیا کا بہت زیادہ ہو نفاق ان کا پیشہ اور خوشامد ان کی سیرت ہوتی ہے۔ سب سے میٹھی میٹھی باتیں کرنا اور ہر ایک بد اور ساد ھو سے برابر رابطہ رکھنا ان کا ایک خاص اصول ہوتا ہے۔ مسلمانوں سے اللہ اللہ اور ہندوؤں سے رام رام کہنے کو ہر وقت مستعد رہتے ہیں اور ہر ایک مجلس میں ہاں سے ہاں اور نہیں سے نہیں ملاتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی امیر مجلس دن کو رات کہے تو چاند اور گتیاں دکھلانے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں ان کو خدا سے کیا تعلق اور اس کے ساتھ وفاداری کرنے سے کیا واسطہ اور اپنی خوش باش جان کو مفت میں اِدھر اُدھر کا غم لگا لینا انہیں کیا ضرورت۔ اُستاد نے ان کو سبق میں یہی ایک پڑھایا ہوا ہوتا ہے کہ ہر ایک کو یہی بات کہنا چاہیئے کہ جو تیرا راستہ ہے وہی سیدھا ہے۔ اور جو تیری رائے ہے وہی درست ہے اور جو تو نے سمجھا ہے وہی ٹھیک ہے غرض ان کی راست اور ناراست اور حق اور باطل اور نیک اور بد پر کچھ نظری نہیں ہوتی بلکہ جس کے ہاتھ سے ان کا منہ میٹھا ہو جائے وہی ان کے حساب میں بھگت اور سِدھ اور جنٹل مین ہوتا ہے اور جس کی تعریف سے کچھ پیٹ کا دوزخ بھرتا نظر آوے ان کو مکتی پانے والا اور سورگ کا وارث اور حیات ابدی کا مالک بنا دیتے ہیں۔ لیکن واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و اُمید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دُکھ اور درد اُٹھانا ہو گا بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارہ کر کے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعات خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلا کھلا شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمنی اور پھر ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔“

(براہین احمدیہ)

آنحضرت صلعم پر دشمنوں کے مظالم

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ شمع نبوی کے روشن ہونے ہی تاریکی کے فرزند آپ کی دشمنی کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ جوں ہی آپ نے سب کے سامنے کوہِ صفا پر کھڑے ہو کر اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ کا استقبال آپ کے چچا ابولہب نے تَبًّا لَکَ اَ لِھٰذَا جَمَعْتَنَا کہتے ہوئے کیا اور سب لوگوں کو منتشر کر دیا۔ اس کے بعد مکہ کے بڑے بڑے رؤساء کا برنجو میتھا کا رنگ اختیار کر گئے۔ یہ سب صناوید آپ کے کٹر دشمن بن گئے۔ حضرت عمرؓ تو تلوار لئے پھرا کرتے تھے کہ موقعہ ملے تو آپ کو تہ تیغ کر دیں جب آپ نے توحید کی صدا زور سے بلند کی اور اعلان فرمایا

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ (انبیاء رکوع ۷)

یعنی اے لوگو تم اور تمہارے وہ بُت جن کو تم پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو آپ کے اس اعلان نے قریش کے تن بدن میں آگ لگا دی اور وہ ایک جان ہو کر اسلام کے مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مکہ کے حالات کے مطابق چونکہ آپ کا تعلق اعلیٰ خاندان سے تھا اسلئے آپ پر ہاتھ ڈالنے سے پیشتر آپ کے متبعین کو تتر بتر کرنے کے لئے وہ اُن پر پل پڑے چنانچہ ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے ابوفکیہ صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ اسلام لانے کی وجہ سے ان کو گرم زمین پر لٹا دیا جاتا اور سینے پر اتنے اتنے بھاری پتھر رکھے جاتے کہ ان کی زبان باہر نکل آتی اس کے باوجود ان کے پایۂ ثبات میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

لبینہ بنو عدی کی لونڈی تھی۔ اسلام لانے سے پہلے حضرت عمر اس کو اتنا مارتے کہ مارتے مارتے تھک جاتے اس نے سارے ظلم برداشت کئے اور مار کھا کر صرف اتنا کہتی کہ عمر اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو خدا اس ظلم کو بے انتقام نہ چھوڑے گا۔

زنیرہ بنو مخزوم کی لونڈی تھی۔ ابوجہل نے اس بے دردی سے پیٹا کہ اسکی آنکھیں جاتی رہیں۔

صُہیب بن سنان رومی کو قریش اتنا پیٹتے اور اذیتیں دیتے کہ ان کے حواس مختل ہو جاتے۔ حضرت خباب بن الارت لوہار کا کام کیا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد قریش نے ان کو پکڑ کر انہیں کی بھٹی کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر الٹا لٹا دیا اور ایک شخص ان کی چھاتی پر چڑھ گیا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ چنانچہ وہ کوئلے اسی طرح جل جل کر ان کے نیچے ٹھنڈے ہو گئے۔ حضرت خباب نے مدتوں کے بعد حضرت عمرؓ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی جو زخموں کے داغوں سے بالکل سفید تھی۔ علاوہ ازیں، عمار اور ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کو اتنی تکلیف پہنچائی گئی کہ ان کا حال پڑھ کر بدن میں لرزہ پڑتا ہے ظالم ابوجہل نے حضرت سمیہ پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے اور اس درندگی کے ساتھ آپ کے جسم میں نیزہ مارا کہ وہ ان کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جا نکلا اور اس بے گناہ خاتون نے اسی جگہ تڑپتے ہوئے جان دیدی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ وہ لوگ جو کبھی عقیدت میں آپ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے وہ آپ کو محمد (صلعم) کے نام سے بھی پکارنے کے روادار نہ رہے بلکہ مذمم کے نام سے تمسخر کرتے اور قہقہے لگاتے تھے۔ آپ کے پیچھے آوارہ مزاج لوگوں کو لگایا جاتا تھا جو سامنے بھی پیچھے بھی بکواس کیا کرتے تھے۔ آپ کے پڑوسیوں کا یہ حال تھا کہ آپ کے گھر میں پتھر پھینکتے اور دروازے پر کانٹے بچھاتے۔ گھر کے اندر گندگی اور بدبودار چیزیں لاکر ڈال دیتے۔ جب آپ کو ان کے حرکات کی وجہ سے تکلیف پہنچتی تو خوش ہو کر ہنستے اور قہقہے لگاتے ان کی مخالفت اسی حد تک محدود نہ تھی بلکہ وہ جوش میں آکر عملی نقصان پہنچانے اور جسمانی تکالیف میں مبتلاء کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے۔ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ جب آپ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو عقبہ بن ابی معیط غصہ میں اُٹھا اور آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور کے ساتھ کھینچا کہ آپ کا دم رکنے لگ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا تو وہ دوڑے آئے اور اسے مخاطب ہو کر کہا کہ

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ

کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب خدا ہے۔

ایک اور موقعہ پر جب آپ نے توحید کا اعلان کیا تو قریش نے آپ کے اردگرد اکٹھے ہو کر ہنگامہ کر دیا۔ آپ کو بچانے کے لئے آپ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ بھاگے آئے تاکہ آپ کو ان کی شرارت سے بچائیں اُس وقت قریش کے اشتعال کی یہ حالت تھی کہ کسی بدباطن نے تلوار چلا کر حارث کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ یہ تو عام روزمرہ کے حالات تھے آپ کو ان سے نماز پڑھنی بھی ان پر گراں گزرتی تھی۔ ایک موقعہ پر کسی شریر نے اُونٹ کی متعفن اوجھڑی لاکر آپ کے اوپر اس وقت رکھ دی جبکہ نماز کی حالت میں آپ خدا کے حضور سجدہ میں پڑے ہوئے تھے۔

ان مظالم کی تاب نہ لاکر ایک موقعہ پر حضرت عبدالرحمان بن عوف، دوسرے اصحاب کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے۔ کوئی ہماری طرف آنکھ تک نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں ہمیں کمزور اور ناتواں سمجھ کر مشرکین اور کفار ہمیں مٹانے کے درپے ہیں۔ پس آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ان کفار کا مقابلہ کریں۔ اس پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:-

اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا۔

کہ مجھے اللہ کی طرف سے عفو کا حکم ہے۔ پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

(باقی آئندہ)

درخواستِ دُعا

محترمہ ثریا صادقہ صاحبہ لنڈن اپنے بیٹے عزیز سید فاروق احمد صادق کے میڈیکل میں داخلہ ملنے پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس پونڈ ارسال کرتے ہوئے عزیز کے نیک خادمِ دین اور قابل ڈاکٹر بننے نیز اپنے خاوند مکرم سید مطیع اللہ صاحب صادق اور تمام بچوں کی صحت، سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

تاریخ عالم کا ایک حیرت انگیز واقعہ

مدّوجزر کا اعجاز

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

آج سے ۲۲۰۰ سال قبل چشم فلک نے ایک عجیب منظر دیکھا فرعون اور اسکی فوج بنی اسرائیل کے تعاقب میں تھی سمندر سے ملی ہوئی جھیلوں کے درمیان پانی پھٹ گیا اور ایک خشک راستہ پیدا ہوگیا بنی اسرائیل بحفاظت گذر گئے فرعون اور اس کی فوج گذرنے لگی تو پانی کے ریلے جوش و خروش سے واپس لوٹے اور وہ غرق ہوگیا بحرِ روم سے ملے ہوئے جھیلوں والے علاقہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ یہاں ایک گذرگاہ تھی اس سے بنی اسرائیل نے گذرنا تھا وہاں پہنچے تو مدّوجزر کے باعث پانی بھرا ہوا تھا۔ بنی اسرائیل پکار اٹھے کہ اب پکڑے گئے

اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا پانی پر اسونٹا مار و پانی پیچھے ہٹ جائیگا گذرگاہ نمایاں ہوجائیگی اپنی قوم کو بے خطر گذار کر لے جاؤ ایسے ہی ہوا سمندر کا پانی بڑے بڑے ٹیلوں کی صورت میں پورے جوش سے پیچھے ہٹ گیا۔ ریتلی زمین نمایاں ہوگئی بنی اسرائیل بحفاظت گذر گئے مگر جب فرعون اور اس کی فوج گذرنے لگی تو پانی اسی جوش سے واپس لوٹا اور فرعون خود بھی ڈوبا اپنی فوج کو بھی لے ڈوبا۔ اس عظیم الشان واقعہ کو تورات کے وقائع نویس نے قلمبند کیا شاعروں نے اپنا موضوع بنایا مدّوجزر کی اس معجزانہ کیفیت کو استعارے اور محاورے کی زبان میں جب بیان کیا گیا تو بات کچھ الجھ گئی۔ تورات کا وقائع نویس لکھتا ہے:-

"پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا اور خداوند نے رات بھر تند پوربی آندھی چلا کر سمندر کو پیچھے ہٹا کر اسے خشک زمین بنا دیا اور پانی دو حصے ہوگیا اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور ان کے داہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح تھا۔

(خروج ۱۴ / ۲۱-۲۲)

ایک اسرائیلی شاعر نے اسے نظم کیا استعارے کی زبان میں اس نے کہا۔

"تیرے نتھنوں کے دم سے پانی کا ڈھیر لگ گیا۔

سیلاب تودے کی طرح سیدھے کھڑے ہو گئے۔

اور گہرا پانی سمندر کے بیچ میں جم گیا"

یہ نظم تورات کی دوسری کتاب "خروج" میں درج ہے۔ (۱۵ / ۸)

زبور میں ہے خدا نے سمندر کے دو حصے کر کے ان کو پار اتارا اور پانی کو تودہ کی طرح کھڑا کر دیا (زبور ۷۸ / ۱۳)

زبور میں یہ بھی ہے:-

اُس نے سمندر کو ڈانٹا سو وہ سوکھ گیا۔ وہ انہیں گہراؤں میں پار لے گیا جیسے بیابان میں۔ (۱۰۶ / ۹)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ سمندر دو حصوں میں کیسے بٹ گیا پانی دونوں طرف دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا بلکہ منجمد ہوگیا اور بنی اسرائیل ان کے درمیان سے گذر گئے۔ یہ ممکن نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ کچھ تو متن تورات کے تراجم کی غلطی ہے اور باقی استعارہ ہے ترجمے کی دو غلطیاں وہ سامنے آتی ہیں۔ سمندر کا نام تورات میں "یم سوف" ہے اس کا ترجمہ بحر احمر Red Sea کیا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے یم کے معنے سمندر یا دریا کے ہیں۔ اور سُوف پانی میں اُگنے والے خودرو پودے کو کہتے ہیں جیسے PAPIRES پیپرس یا نرسل کہتے ہیں یہ پودے بحرِ روم کی جھیلوں والے علاقہ میں بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اب بائیبل کے تراجم میں ترمیم ہوگئی ہے۔ Red Sea کی بجائے Sea of Reeds ترجمہ ہوگیا ہے یعنی ایسا سمندر جس کے ساحل پر نرسل یا پیپرس بکثرت ہوتے ہیں۔ گویا بحر قلزم کی بجائے بحرِ روم سے ملی ہوئی جھیلوں والا علاقہ مراد ہے جہاں سوف بکثرت ہوتا ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ پانی کو دو حصوں میں پھاڑ دیا" ترجمہ درست نہیں ہے عبرانی میں "بقیع" کا لفظ ہے اس کے معنی چیرنے اور پھاڑنے کے ہیں۔ دو حصے کرنے کے نہیں۔ اب تورات اور زبور کے ترجمہ میں ترمیم ہوگئی ہے۔ نیو انگلش بائیبل میں "دو حصوں میں کرنے کی بجائے یہ ترجمہ ہے۔

The waters were torn apart

یعنی پانی پھاڑے گئے۔ (خروج ۱۴ / ۲۱)

اب رہ گئی یہ بات کہ پانی دونوں طرف دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا۔ یہ ایک استعارہ ہے۔ وہ علاقہ چونکہ جھیلوں والا ہے۔ جب پانی مدّوجزر اور تیز آندھی کی وجہ سے کنارے سے ہٹ گیا اور جھیلوں کے درمیان ایک راستہ نمایاں ہوگیا تو وہاں سے گذرنے والے محسوس کر رہے تھے کہ ہم پانی کے ابھرے ہوئے تودوں یا ذخیروں کے درمیان سے گذر رہے ہیں۔

قرآن حکیم نے بھی یہ عظیم الشان واقعہ کو بیان کیا ہے۔ لیکن پانی دائیں بائیں دیواروں میں بدل گیا اور بنی اسرائیل درمیان سے گذر گئے قرآن میں ایسا نہیں ہے۔ اس کیفیت کے اظہار کے لئے "انفلق" اور "فرق" کے لفظ آئے ہیں جس کے معنے پھاڑنے اور جدا ہونے کے ہیں قرآن میں پانی کے دو ٹیلوں کا ذکر نہیں بلکہ فکان کل فرق کالطود العظیم کے الفاظ ہیں۔ یعنی سمندر کے ریلے کوہ آسا ٹیلوں کی طرح ہوگئے پانی پیچھے ہٹ گیا۔ خاکنائے نمایاں ہوگئی اور بنی اسرائیل بحفاظت گذر گئے۔ ظاہر ہے کہ کل فرق سے مراد دو دیواریں یا دو پانی کے عظیم ٹیلے نہیں ہو سکتے بلکہ بہت سے امواج بحر کے ریلے مراد ہیں۔ یعنی سمندر میں پہاڑوں جیسی لہریں نمایاں ہوئیں۔ پانی پیچھے ہٹ گیا۔ اور گذرگاہ نمایاں ہوگئی۔ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ تورات میں اس کیفیت کے لئے "بقیع" کا لفظ ہے۔ اس کے معنے پھاڑنے اور چیرنے کے ہیں۔ "پانی دو حصے ہوگیا" یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں سے حضرت موسیٰ کو گذرنے کا حکم ہوا وہ پانیوں کے درمیان ایک خاکنائے تھی وہ باقاعدہ ایک راستہ تھا۔ (طریقاً فی البحر یبساً) لوگ اس پر آتے جاتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسی خاکنائے سے قوم کو گذار کر لے جاؤ جب وہاں پہنچے تو مدّوجزر کے عالم میں راستہ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ سونٹا مارنے کا حکم ہوا معجزہ پانی بڑے بڑے ٹیلے بناتا ہوا پورے جوش و خروش سے پیچھے ہٹ گیا اور خاکنائے نمایاں ہوگئی۔ دائیں بائیں جھیلیں تھیں درمیان میں قدرتی راستہ تھا وقتی طور پر یہ مدّوجزر کے نیچے آگیا تھا مدّوجزر کی کیفیت بھی عجیب ہوتی ہے نپولین اور اس کی فوج بحر احمر کے سواحل سے ایک دفعہ گذر رہی تھی پانی پیچھے ہٹا ہوا تھا۔ یکدم پانیوں کے ریلے آئے وہ ڈوبنے لگے بڑی تدبر سے جان بچی نپولین نے کہا اگر ہم ڈوب جاتے تو لوگ یہی کہتے نپولین فرعون کی طرح اپنی فوج سمیت ڈوب مرا یہ ایک قدرتی واقعہ تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آمدہ واقعہ ایک معجزہ تھا کہ سونٹا مارنے پر مدّوجزر کی کیفیت پیدا ہوگئی اور پانی جوش و خروش سے پیچھے ہٹ گیا قرآن حکیم میں غیر معمولی مدّوجزر کے لئے اشارات موجود ہیں۔ ایک جگہ سمندری گذرگاہ کو "رھوا" کہا گیا (دخان ۲۵)

عربی میں یہ لفظ اضداد میں سے ہے اور جذر (نیچے آنا) اور ارتفاع (اوپر جانا) دونوں کے لئے آتا ہے۔ ابن فارس نے لکھا ہے کہ اس کے بنیادی معنی دو ہیں۔ (۱) اطمینان اور سکون (۲) وہ جگہ جو کبھی بلند ہو جاتی ہو اور کبھی پست ظاہر ہے کہ خطہ جزر مدّوجزر کی وجہ سے بلند پست ہونیوالا تھا۔ اس لئے اسے رھوا کہا گیا دوسری جگہ طریقاً فی البحر یبساً (۲۰ - ۷۷) کے الفاظ ہیں مفردات امام راغب میں ہے "جس جگہ پر پانی ہو اور پھر خشک ہو جانے اسے یبسٌ کہتے ہیں۔"

ظاہر ہے کہ یہ سمندری گذرگاہ کبھی پانی سے بھر جاتی کبھی خالی ہو جاتی اس طرح بلند و پست ہوتی رہتی حضرت امام جماعت احمدیہ رحمہ اللہ الیہ نے تفسیر کبیر میں فرمایا۔

"فانفلق کا لفظ بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ انفلق کے معنی جدا ہو جانے کے ہیں اور سمندر کے جدا ہونے کا یہی مفہوم ہے کہ وہ کنارہ سے ہٹ گیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے خشکی نکل آئی تھی اس میں سے بنی اسرائیل گذر گئے۔

اس وقت بنی اسرائیل کے ایک طرف سمندر تھا۔ اور دوسری طرف وہ چھوٹی چھوٹی جھیلیں تھیں جو سمندر کے کنارے واقع تھیں اور وہ درمیان سے گذرنے والوں کو ریت کے اونچے ٹیلے کی طرح اٹھی ہوئی نظر آتی تھیں۔

(تفسیر کبیر الشعراء ع ۴)

اب آیئے اس بات کی طرف کہ یہ حیرت انگیز واقعہ کہاں پیش آیا تھا؟ علماء مفسرین نے پہلے خلیج سویز کے کسی مقام کو متعین کیا اب بحرِ روم سے وابستہ دو جھیلوں کی نشان دہی کی ہے۔ ایک جھیل منزلہ اور دوسری جھیل کا نام سربونس SIRBONIS ہے۔

زیادہ تر امکان منزلہ جھیل کا ہے۔ یہ جھیل بحرِ روم سے ملی ہوئی ہے جنوب میں ایک تنگنا ہے علماء کے نزدیک وہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ پانی ہٹ گیا خاکنائے نمایاں ہوگئی۔ اکرام سے بنی اسرائیل بحفاظت گذر گئے اور فرعون اور آل فرعون غرق ہوگئے۔

جیروم بائیبل کومنٹری کے ص ۶۲۳ پر ایک نقشہ دے کر اس مقام کو واضح کر دیا گیا۔ آج سے پینتیس (۳۵) سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ نے تاریخ عالم کے اس حیرت انگیز واقعہ کی تفصیل پر ایک اعلیٰ درجہ کی تحقیق پیش کی جو کہ تفسیر کبیر جلد اول میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

●●

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج ——— مدراس

آل بہار سٹار احمدیہ مسلم کانفرنس میں شمولیت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ گوا سے ہوتے ہوئے مورخہ ۱۱/۸۲ کو منگلور تشریف لائے جہاں مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم صدیق امیر علی صاحب اور بہت سے احباب جماعت نے آپ کا استقبال کیا۔

مورخہ ۱۲/۸۲ کو منگلور سے سبحیشور اور موگرال ہوتے ہوئے شام سات بجے آپ پینگاڈی پہنچے مسجد احمدیہ کے سامنے احباب جماعت کثیر تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے رات کو آپ نے مسجد احمدیہ میں منعقدہ ایک تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ دوسرے دن صبح نو بجے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خواتین کو ان کی اہم جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

نماز ظہر کے بعد یہ مقدس قافلہ کینانور کے لئے روانہ ہوا جہاں محترم موصوف نے رات کو مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا مورخہ ۸۲/۱۲ کو آپ کوڈالی تشریف لے گئے اور وہاں مسجد احمدیہ میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے مقامی احمدی مستورات کے اجلاس میں مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

اسی روز شام کو مٹانور ہوتے ہوئے آپ سرکرہ تشریف لے گئے جہاں دوسرے روز محترم موصوف نے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو ان کی جماعتی ذمہ داریوں خصوصاً تحریک داعی الی اللہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ شام کو لجنہ اماء اللہ مقامی کے اجلاس میں محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے تمام خطابات کا ساتھ کا ساتھ ملیالم ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم مولوی ابوالوفا صاحب کو حاصل ہوئی۔

مورخہ ۸۲/۱۲ کی رات کو آپ کالیکٹ پہنچے اسی روز آپ کی زیر صدارت کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی امور سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔

مورخہ ۸۲/۱۲ کی صبح کالیکٹ سے روانہ ہو کر منار گھاٹ ہوتے ہوئے آپ ارناکلم تشریف لے گئے جہاں دو روزہ قیام کے دوران آپ نے مختلف جماعتی امور سرانجام دیئے۔ مورخہ ۸۲/۱۰ کی صبح آپ ارناکلم سے آلپی پہنچے اور مسجد احمدیہ میں منعقدہ اجلاس سے خطاب فرمانے کے بعد اسی روز کرونا گاپلی اور وہاں سے دوسرے روز کینا کاری تشریف لے گئے۔

مورخہ ۸۲/۱۲ کو آپ نے میلا پالم میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد نماز جمعہ پڑھائی ازاں بعد کاواتیری جہاں حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے نیز پالگھاٹ اور منار گھاٹ ہوتے ہوئے مورخہ ۸۲/۱۴ کی رات کو دوبارہ کالیکٹ میں ورود فرما ہوئے۔

مورخہ ۸۲/۱۵ کی صبح آپ نے جماعت احمدیہ کوڈیا تھور کی مسجد کی توسیع کے لئے سنگ بنیاد رکھا اور مسجد میں ہی منعقدہ ایک تربیتی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد آپ واپس کالیکٹ تشریف لائے جہاں شام ساڑھے پانچ بجے مانچیرا میدان میں محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی معرکہ آرا تصنیف "لائف آف محمد" کے ملیالم ترجمہ از مکرم این عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیناور کی تقریب اجرائی منعقد ہوئی صدارتی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مذکورہ کتاب کا ایک نسخہ کالیکٹ کارپوریشن کے میئر شری اے ستنکرن کو دے کر اس کا باقاعدہ اجراء فرمایا۔ بعدہ اس کتاب سے متعلق اپنے خوشکن تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کیرالہ کے کثیر الاشاعت اخبارات "ملیالم منورما" اور "ماتر بھومی" کے ایڈیٹر صاحبان، کتاب کے مترجم مکرم این عبدالرحیم صاحب اور مکرم ای طاہر صاحب نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی رپورٹ مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی اسی روز رات ڈیڑھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کالیکٹ سے مدراس روانہ ہوئے۔ اور پوری کیرالہ کی جماعتوں میں آپ کا یہ پندرہ روزہ کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "داعی الی اللہ" کے بے حد بابرکت ان اغراض و مقاصد کو پورا کرتی ہے۔

افسوس! مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۳۰ فتح (دسمبر) ——— افسوس! محترم حافظ اللہ دین صاحب درویش بعارضہ فالج میں قریباً پونے تین ماہ تک فراش رہنے کے بعد آج بعد نماز فجر سے قبل بوقت قریباً ساڑھے پانچ بجے اس دارِ فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز جمعہ جنازہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائمقام امیر مقامی نے مکرم حافظ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی جس میں مقامی اور بیرونی جماعتوں سے آئے ہوئے کثیر احباب جماعت شریک ہوئے۔ ازاں بعد نعش کو مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا جہاں غربی جانب بنائے گئے نئے قطعہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ اللّٰھم اجعل مثوایہ فی اعلیٰ علیین

مکرم حافظ صاحب مرحوم قطباں ضلع کیمل پور (حال پاکستان) کے رہنے والے تھے آپ کو ۱۹۲۶ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم بابو محمد عالم صاحب احمدی مرحوم کی بدولت قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ اور سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ مستقل طور پر قادیان ہی میں سکونت پذیر ہو گئے ملکی تقسیم کے بعد آپ کو ایک لمبے عرصہ تک دفتر زائرین میں اور اس کے بعد حافظ کلاس میں بطور مدرس خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ آپ کی شادی مکرم محمد یعقوب صاحب احمدی مرحوم آف عثمان آباد (مہاراشٹرا) کی بیٹی سے ہوئی تھی جس سے بفضلہ تعالیٰ دو بیٹے اور ایک بیٹی اس وقت قادیان میں آپ کی یادگار موجود ہیں۔

ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر پسماندگان سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مکرم حافظ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلند درجات سے نوازے اور پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ ربوہ سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب ـــ بقیہ صفحہ ۱

ہم ان کے لئے خصوصاً اور دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے عموماً دعا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمانوں کو جو خطرات درپیش ہیں اور جن میں وہ گھرے ہوئے ہیں وہ ان کی طرف کما حقہ دھیان نہیں دے رہے اور نہ ہی وہ جانتے ہیں کہ ان کے مسائل کا اصل حل یہی ہے کہ وہ خدا کی طرف سے آنے والے مامور کو مانیں وہ غلطی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو سب سے زیادہ خطرہ جماعت احمدیہ سے ہے۔ اس لئے وہ جماعت سے نفرت کرتے ہیں اور جماعت کی تباہی کے درپے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اس جماعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جس نے خدا کے بھیجے ہوئے مامور کو مانا ہے۔ ہمارے مخالف نفرت کی باتیں کر رہے ہیں اور انسانیت کی تباہی کو دعوت دے رہے ہیں۔ ان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ خدا کے لائے ہوئے پیغام کی طرف توجہ کریں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ مخالف جو چاہیں کہیں اور جو چاہیں کریں مگر ہم ان سے پیار و محبت اور ان کے لئے دعائیں جاری رکھیں گے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ امت مسلمہ کی بہتری کے لئے دعا کرتے رہیں ٹیلیگرام کا ترجمہ سنانے کے بعد محترم مولانا موصوف نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور ان کے نیک مقاصد کی تکمیل کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ دوسرا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ولادت

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد قادیان کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۵/۱۲/۸۲ دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "قانتہ" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب بنگلی درویش کی پوتی اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری سابق ایڈیٹر بدر کی نواسی ہے۔ مکرم محمد اکبر صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین بدر سے نومولودہ کے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

گلدستہ درویشان کے وہ پھول جو مرجھا گئے

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری قادیان

امرت دھارا ایک عجیب اور کثیر الفوائد دوائی ہے۔ زود اثر کم خرچ ہے۔ سر میں درد ہو امرت دھارا لگایئے۔ کان میں درد ہو عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالیئے پیٹ میں درد ہو بتاشہ پر ڈال کر چند قطرے کھایئے۔ اسہال ہوں عرق سونف میں ملا کر استعمال کریں۔ چوٹ اور موچ آ جائے تو تیل میں ملا کر پالش کر دیجئے آرام پہنچاتی ہے۔

مجھے یاد ہے ایک مرتبہ محترم خواجہ حسن نظامی مرحوم کی برسی منائی جا رہی تھی۔ ایک شاعر نے آپ کی منقبت میں اپنی نظم پڑھنا شروع کی۔ اس میں اس مفہوم کے اشعار تھے کہ ہر دکھی کا آسرا خواجہ حسن نظامی تھے۔ ہر علم اور عرفان کی پیاسی روح کے لئے پانی ہر روگی کی پرسان حال تھے۔ ہر سوالی اور بے آسرا کی پناہ تھے۔ خواجہ حسن نظامی مجمعہ میں سے ایک داد دینے والے نے سن کر کہا۔ کیا خوب خواجہ حسن نظامی نہ ہوئے امرت دھارا کی شیشی ہوئی۔

آج جن دو بھائیوں کی یاد میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ ان کا وجود بھی معاشرہ میں امرت دھارا کی طرح ہی تھا۔ یہ دونوں درویش کثیر الفوائد تھے۔ کم خرچ تھے۔ جلدی میسر آ جانے والے تھے۔

(۱) مستری ہدایت اللہ صاحب ولد مہر دین صاحب امرتسر سلطان ونڈ کے رہنے والے تھے۔ امرتسر شہر کے گرداگرد چار دیواری ہے اس میں متعدد گیٹ ہیں۔ سلطان ونڈ گیٹ کے باہر ہی یہ بستی ہے۔ جو مستری صاحب کا مولد و مسکن تھی۔ آپ نے مڈل تک امرتسر میں ہی تعلیم پائی۔ اور پھر ٹیکنیکل ٹریننگ سکول امرتسر میں ہی الیکٹریشن اور کارپینٹری کی تعلیم مکمل کی۔ نہایت ذہین تھے۔ آپ کے والد صاحب بھی اہل حرفہ میں سے تھے ان سے ہی آپ نے اکتساب کیا اور ایک بار کاریگر کے روپ میں نکھر آئے۔ لکڑی کے کام کے تعلق میں آپ نے سری نگر اور جموں کے متعدد سفر اختیار کئے۔ اور کئی سالوں تک ریاست کے ایریا میں لکڑی کا کام کرتے رہے۔ دوسری عالم گیر جنگ شروع ہوئی تو آپ بطور الیکٹریشن فوج میں بھرتی ہو گئے۔ فوجی خدمات کے ساتھ ساتھ کئی اور کاموں میں بھی مہارت اور تجربہ حاصل کر لیا۔ سب سے بڑی نعمت جو آپ کو فوجی ملازمت کے دوران نصیب ہوئی وہ نعمت احمدیت کی نعمت۔ فوجی خدمات کے دوران ہی آپ نے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کی۔ مطالعہ کیا اور حق کھل جانے پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ اپنے گھرانہ میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کی شادی قادیان میں مستری فضل حق صاحب جن کا نلکہ جات لگانے کا کام اچھا خاصا تھا۔ اور لکڑی کا آرہ بھی ریلوے روڈ قادیان میں لگا ہوا تھا کی ہمشیرہ صاحبہ استانی ربیعہ خانم سے ہو گئی۔ فوجی خدمات سے جنگ کے خاتمہ پر فارغ کر دیئے گئے۔ تو آپ قادیان میں ہی مقیم ہو گئے۔ اور اپنے برادر نسبتی کے ساتھ نلکہ جات کا کام اور آرہ کا کام کرنے لگے۔ لکڑی کا کام نہایت دفائی سے اور اعلیٰ درجہ کی مہارت سے کرتے تھے۔ ہاتھ نہایت درجہ صاف تھا۔

نومبر ۱۹۴۷ء میں جب قادیان میں مقیم رہنے کے لئے درویشان منتخب کئے گئے تو یہ بھی یہاں رہنے والوں کی فہرست میں شامل تھے۔ ملک کی آزادی کی نعمت کے ساتھ ساتھ بعض آفات بھی آئی تھیں۔ افراد میں ایک دوسرے گروہوں کے خلاف غصہ اور نفرت فسادات کی صورت میں آفت بن کر نازل ہوا۔ پھر اس سال نہایت کثرت سے بارشیں ہوئیں۔ جن سے ایک طرف تو زمین سے انسانی خون سے جو دھبے پڑ گئے تھے دھل گئے۔ مگر دوسری صورت یہ نمودار ہوئی کہ مکانات جو ذرا کمزور تھے بارشوں کی کثرت کی تاب نہ لا کر اوندھے منہ زمین پر آ رہے۔

اصل مکینوں کے چلے جانے اور نئے ناواقف اور مشکوک ملکیت رکھنے والے افراد کی آمد سے مکانوں اور جائیدادوں کی حالت ہی دیگر گوں ہو گئی۔ اچھے بھلے مکان ہیں مگر کسی نے بجلی کا میٹر اکھاڑ دیا۔ کسی نے باقی ماندہ وائرنگ پر ہاتھ صاف کیا۔ کسی نے دروازہ اکھاڑا تو دوسرے الماریوں پر ہاتھ صاف کیا۔

اشیاء خورد و نوش اور ایندھن کی خاص طور پر کمی تھی۔ جلانے کے لئے بھی مکانوں کے دروازے کھڑکیاں تک اتار کر جلائی گئیں اندر پڑا فرنیچر تو ایندھن کا پہلا نشانہ تھا۔ کچھ ایسی ہی حالت تھی جب درویشی کا دور شروع ہوا۔ بارشوں کی کثرت سے مکان کا زیادہ تر حصہ قابل مرمت ہو چکا تھا۔ درجنوں مکان گر پڑے تھے۔ انکی تعمیر کی فکر دامن گیر ہوئی تو ان اغراض کے لئے عام محنت کرنے والے افراد کے علاوہ آزمودہ کار مستریوں کی بھی ضرورت تھی۔

مرمت کا کام شروع ہوا۔ معماری کے کام کے لئے متعدد تجربہ کار مستری موجود تھے۔ کرم مستری محمد دین صاحب جو اب تک اس صیغہ میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ مکرم مستری عبداللہ صاحب جو معماری کا بہت اچھا تجربہ رکھتے تھے چند سال خدمت کے بعد واپس جا چکے ہوئے ہیں۔ اور چند ایک اور باہمت افراد جنہوں نے ان بھائیوں سے ذمہ داری سے کام کرنا شروع کر دیا۔ ان میں مکرم مستری دین محمد صاحب سر فہرست ہیں اور اب تک کام کر رہے ہیں۔

جہاں تک عمارتوں میں لکڑی کے کام کی مرمت کا دارو مدار تھا مکرم مستری ہدایت اللہ صاحب سر فہرست ہیں۔ مکانوں کی چھتوں کی از سر نو فیٹنگ اور الماریوں، دروازوں کی تسلی بخش مرمت بجلی کی درستی نلکہ جات کی مرمت۔ سب کام مستری صاحب بخوبی کرتے رہے۔ مستری منظور احمد صاحب بھی لکڑی کے کام کے ماہر موجود تھے اور انہوں نے بھی اس دور میں گراں قدر خدمات کی ہیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔

ابتدائی سالوں کے ہنگامی دور سے فرصت ہوئی تو نئی پیش آمدہ دفتری اور گھریلو ضروریات کے لئے فرنیچر کی ضرورت مرمت و درستی و رنگ و روغن سب کام مستری صاحب کی مہارت سے بطریق احسن پورا ہوا۔ پھر حالات نے اور کروٹ لی۔ اور ترقیات اور وسعت آتی گئی تو مستری صاحب کی کاریگری اور بھی کھل کر سامنے آتی چلی گئی۔ ٹیوب ویل لگانے پڑے۔ مستری صاحب کو اس فن میں نہایت تجربہ کار پایا۔ بجلی کے پنکھوں کی مرمت اور انکے جل جانے کی صورت میں انکی ری وائنڈنگ سب اچھی طرح جانتے تھے۔ بجلی کی موٹروں کی مرمت انکی ری وائنڈنگ کے بھی ماہر تھے۔ کس طاقت کی موٹر کتنی موٹی نال میں کس قدر اونچائی تک پانی چڑھا سکے گی یہ سب امور آپ کو ازبر تھے۔ پلمبر کا کام نہایت خوبی سے کرتے تھے۔ سینیٹری کی فٹنگ کا آپ کو نہایت اچھا تجربہ تھا۔ دار المسیح میں جس قدر واٹر سپلائی کا نظام موجود ہے۔ سنک اور بیسن اور ٹنکیاں و ٹیپ فٹ کئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ سب آپ کی ہنرمندی کے شاہد ہیں۔

قادیان کے گرداگرد دس دس میل تک آپ کی شہرت تھی۔ ان مذکورہ کاموں کے لئے آپ کو لوگ بلاتے تھے۔ دو سال ہوئے آپ ریٹائر ہو چکے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ ٹیوب ویل لگاتے اور مرمت کا کام کرتے تھے۔ چلتے پھرتے اور بورنگ کا نہایت سخت کام کرتے۔ چند روز بعارضہ بخار و حبس علیل رہے۔ ان ایام میں بھی خود دوائی لینے آیا کرتے ایک روز عصر کے بعد رکشا پر سوار ہو کر جاتے ہوئے میرے سامنے سے گزرے تو میں نے پوچھا کہاں جانے کی تیاری ہے۔ کہا میں ڈاکٹر کیدار ناتھ کے پاس جا رہا ہوں۔ چند روز سے بیمار ہوں طبیعت زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں اچھی طرح معائنہ ہو جائے اور بعد تشخیص علاج ہو۔ خود اکیلے ہی بیٹھ کر جا رہے تھے۔ بعد میں تیمار دار بچے وہاں پہنچے۔ مغرب کے بعد انکا ربیب آیا اور مجھے بتایا کہ ابا کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ اور وہ ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب کے شفاخانہ میں داخل ہو کر علاج کرا رہے ہیں۔

میں نے تین چار نوجوانوں کو روانہ کیا تا رات بھر ان کی باری باری تیمار داری کریں۔ نماز عشاء کے بعد قریب ایک گھنٹہ ہوا تھا کہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں گیا تو مستری صاحب کے تیمار داروں میں سے ایک تھا بتایا کہ ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب نے کہا ہے مریض کو آکسیجن لگانے کی ضرورت ہے۔ میرے پاس اس کا انتظام نہیں ہے۔ سول ہسپتال لے جائیں وہاں اس کا انتظام موجود ہے۔ میں نے انہیں کہا آپ فوراً انکی چارپائی اٹھا کر سول ہسپتال چلیں میں بھی آتا ہوں۔

میں کپڑے تبدیل کر کے روانہ ہوا۔ ابھی احمدیہ چوک میں ہی تھا کہ ایک نوجوان بھاگتا ہوا آیا اور بتایا کہ مستری صاحب کی ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی رستہ میں وفات ہو گئی ہے میں نے انہیں کہا کہ پھر انہیں واپس لے آئیں۔ رات دس بجے کا عمل ہو گا کہ آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو واپس لا کر برف رکھ کر صبح تک ان کے رہائشی مکان میں رکھا گیا۔

مورخہ ۳۱/۱۰/۸۱ کو آپ خود رکشا پر بیٹھ کر گھر سے روانہ ہوئے۔ اور اسی روز رات دس بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اگلے روز صبح تدفین کے انتظامات مکمل ہونے پر انہیں بہشتی مقبرہ کی مقدس زمین کے سپرد کر دیا گیا۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے خوش طبع بھی تھے۔ بعض لطائف اب تک ان کی یادگار ہیں جن کا تذکرہ مجالس میں آتا رہتا ہے۔ مرحوم کی پہلی شادی محترمہ ربیعہ خانم صاحبہ سے ہوئی تھی۔ ان کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی جو چند روز زندہ رہ کر وفات پا گئی۔ پھر کوئی بچہ نہیں ہوا۔ استانی ربیعہ خانم صاحبہ شوگر کی مریضہ تھیں۔ اس وجہ سے خاصی کمزور ہو چکی تھیں۔ پھر ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ امرتسر ہسپتال میں زیر علاج رہیں مستری صاحب کمال محنت سے کئی مہینوں تک آپ کی تیمار داری کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

لمبا عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔

ایک سال بعد مستری صاحب نے بہار میں محترمہ عالم آرا صاحبہ سے شادی کی۔ اُن کے پہلے خاوند سے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی موجود تھے۔ ان دونوں ربیب بچوں سے آپ بڑی محبت رکھتے تھے۔ محترمہ عالم آرا صاحبہ کے بطن سے آپ کا کوئی بچہ نہیں ہوا۔ یہ دونوں ربیب بچے اور بیوہ آپ کی یادگار ہیں۔

(۴) مکرم صوفی علی محمد صاحب حداد

آپ موضع دولت تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ آپ اکیلے احمدیت قبول کئے تھے۔ چھ سات سال کی عمر میں آپ پر پولیو کا حملہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے آپ دونوں ٹانگوں سے معذور ہو چکے تھے خاندانی طور پر آپ حداد تھے۔ اس فن میں آپ نے اپنے والدین اور بھائیوں سے پوری مہارت حاصل کر لی تھی۔ قرآن کریم باترجمہ بھی پڑھے ہوئے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کو مخالفت کا سامنا تھا۔ اس لئے قریب کی احمدی جماعتوں میں آپ اکثر آیا جایا کرتے آمد رفت کے لئے آپ نے اونٹنی رکھی ہوئی تھی۔ اس پر سوار ہو کر جہاں چاہتے چلے جاتے تھے۔ قرب وجوار میں کسی جلسہ یا مناظرہ کا علم ہوتا تو ضرور وہاں پہنچتے۔ کچھ عرصہ ننکانہ صاحب میں لوہار کا کام کرنے کے بعد آپ ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ قادیان چلے آئے۔ اور یہاں پر بھی ریپیرنگ کی ایک دوکان کھول لی۔

سلائی کی مشینوں کی آپ نہایت اچھی مرمت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے حجامتوں کے اوزار استرہ قینچی وغیرہ تیز کرنے کے لئے سان لگائی ہوئی تھی۔ اوزار تیز کرنے میں بھی آپ کا ہاتھ بڑا صاف تھا۔ قادیان کے گردا گرد بیس پچیس میل تک آپ کی شہرت تھی لوگ ان اشیا کی مرمت کے لئے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد جب قادیان سے ہجرت ہوئی تو آپ درویشان میں ٹھہر گئے۔ یقیناً ایسا ہر فن مولا کاریگر یہاں ہونا بھی چاہیئے تھا۔

شروع درویشی میں آپ نے یہ محسوس کر کے کہ احباب کو کپڑے سینے میں مشکل نہ ہو اپنے ساتھ محترم حکیم عبدالرحیم صاحب کو اور نذیر احمد صاحب شاد کو شامل کر کے سلائی کا کام شروع کر دیا تھا۔

منارۃ المسیح کی گھڑی کی دیکھ بھال اس کو چالو رکھنا۔ چابی لگانا۔ وقت درست کرنا۔ تیل دینا۔ ان سب امور کو کئی سال تک بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ آپ ہاتھوں کے بل ہی چلا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بازوؤں میں بڑی طاقت بھر دی تھی۔ آپ بازوؤں کے بل ہی منارۃ المسیح پر چڑھ جایا کرتے تھے گھڑی کی دیکھ بھال کے لئے گھڑیوں والے حصہ پر چڑھ جاتے۔ اور بعض اوقات اس سے بھی اُوپر گنبد کے اندر مغربی جانب لگی ایک چھوٹی سی کھڑکی میں سے گذر کر گنبد کے بیرونی حصہ پر چلے جاتے اور کپڑے سے منارۃ المسیح کے گنبد کی صفائی کر آتے تھے۔

قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کا آپ کو خاص شوق تھا۔ سینکڑوں بچوں کو آپ نے قرآن کریم پڑھایا ہے۔ بچے بڑے شوق سے آپ کے پاس پڑھنے جایا کرتے تھے۔ آپ اپنی کمائی کا ایک خاص حصہ بچوں کی تعلیم پر صرف کر دیتے بچوں کو اپنے پاس سے لیسرنا القرآن قاعدہ خرید کر دیتے پڑھتے ہوئے بچوں سے ایک قاعدہ پھٹ جاتا تو اور خرید دیتے۔ اور بچوں کی دلچسپی قائم رکھنے کی خاطر اپنے پاس سے بچوں کو بھی ریوڑیاں۔ کبھی مرونڈہ کبھی کوئی موسمی پھل خرید کر کھلاتے۔ آپ کے اس پیار کی وجہ سے بچے کشاں کشاں آپ کی طرف کھینچے چلے جاتے تھے۔

بڑے حوصلہ مند اور دلیر تھے۔ اگر کنوئیں میں اُتر کر کوئی کام کرنے کی ضرورت پیش آگئی تو اس کے لئے بھی تیار بر تیار رہتے مسجد اقصیٰ کے کنوئیں میں کئی مرتبہ صفائی کی غرض سے اُترے اسی طرح بہشتی مقبرہ کے کنوئیں میں بھی آپ کئی مرتبہ اُترے حوصلہ مندی کا ذکر کرتے ہوئے مجھے یاد آیا کہ ایک مرتبہ رات کو چور آپ کے گھر میں گھس آیا۔ آپ کو آہٹ محسوس ہوئی تو پکارا کون ہے۔ چور کمرہ سے نکل کر بغرض فرار صحن میں آگیا۔ آپ ہاتھوں کے بل چلتے ہوئے صحن میں اس کے تعاقب میں گئے۔ چور نے ان پر لاٹھی سے وار کیا۔ سر میں ایک بڑا زخم آیا جس سے آپ خون میں نہا گئے آوازیں دیں چور ہے چور ہے۔ پڑوسی اُٹھے۔ مجھے بھی جگایا گیا۔ جب میں پہنچا چور فرار ہو چکا تھا۔ صوفی صاحب کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ اور آپ اپنے تولیہ سے پونچھتے جاتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر فوراً زخم کو سینے کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کی معاونت سے زخم سینا شروع کیا۔ رات کا وقت تھا۔ زخم کو سُن کرنے والی دوائی میسر نہ آسکی۔ صوفی صاحب نے کہا کوئی حرج نہیں آپ زخم سیتے جائیں۔ میں درد برداشت کرلوں گا۔ زخم میں پندرہ ٹانکے لگائے گئے مگر صوفی صاحب نے سی تک نہ کیا۔ بڑا ہی ضبط اور کنٹرول حاصل تھا۔ اپنے آپ پر۔ اس سانحہ کے بعد پولیس کی کوشش سے وہ شخص پکڑا گیا جس نے آپ کو زخمی کیا تھا۔ صوفی صاحب نے کمال مہربانی سے اس کو معاف فرما دیا۔ اس شخص کے لواحقین نے ایک رقم صوفی صاحب کو بغرض علاج معالجہ پیش کی جو آپ نے ساری کی ساری چندہ تحریک جدید میں دے دی۔

جلسوں اور کانفرنسوں میں جانے کا بہت شوق تھا۔ مجھے یاد ہے ۱۹۴۴ء میں لدھیانہ میں جلسہ مصلح موعود میں گئے ہوئے تھے۔ زمانہ درویشی میں بھی کشمیر کانفرنس میں دو مرتبہ شرکت کی۔ دہلی کی کئی کانفرنسوں میں شامل ہوئے تھے۔

چونکہ وہ کئی ایک حرفوں میں ماہر فن تھے۔ کمائی اچھی خاصی تھی۔ جسے وہ چندہ جات میں جلسوں اور کانفرنسوں میں شرکت پر اور بچوں کی تعلیم پر صرف کرتے رہتے تھے۔

عمر کے آخری حصہ میں آپ کی شادی ہوئی۔ باوجود اتنی عمر کے آپ نہایت صحت مند تھے۔ فن طب سے بھی آپ کو ایک حد تک واقفیت تھی۔ بچوں کے ختنہ کرنے میں ماہر تھے۔ چھوٹا موٹا علاج معالجہ بھی اپنی گھریلوں حد تک کرتے تھے۔ علم دوست تھے متعدد طلباء کو کتابوں کی صورت میں امداد دیتے رہتے تھے۔

چندروز بعارضہ پیچش خونی بیمار رہے۔ اس سے کمزوری لاحق ہوگئی تھی۔ مگر پھر بھی اپنی دوکان پر باقاعدہ کام کرتے تھے۔ بعد میں اسہال آنے لگے جس پر کمزوری مزید بڑھ گئی۔ مورخہ ۶/۱/۸۱ کو محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر میں نے سول ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صاحب کو معائنہ کے لئے گھر پر بلایا۔ ڈاکٹر صاحب آئے تو آپ بیت الخلاء گئے ہوئے تھے۔ فارغ ہو کر آئے اور خود چارپائی پر بیٹھ کر ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ مجھے کمزوری بہت ہے۔ اور کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں۔ چند روز پہلے خونی پیچش ضرور رہی ہے۔ مگر اب اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑی توجہ سے معائنہ کیا اور تجویز کیا کہ کمزوری زیادہ ہے اور اسہال ہونے کی وجہ سے جسم کی مائیت زیادہ خارج ہوگئی ہے۔ اس لئے گلوکوز کی ڈرپ چڑھائی جائے۔ حسب تجویز ڈرپ منگوا کر لگائی گئی۔ اطمینان ہونے پر میں وہاں سے ایک ضرورت کیلئے گھر آیا۔ چند منٹ بعد جب میں گھر سے پھر واپس اپنے مطب جا رہا تھا۔ رستہ میں ہی عزیز عبدالکریم صاحب جلدساز میری طرف آتے ہوئے ملے اور بتایا کہ صوفی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چند منٹ پہلے میں انہیں باتیں کرتے ہوئے چھوڑ کر آیا تھا۔ اور میرے درویش بھائی نے اتنی جلدی سفر آخرت طے کر لیا۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات کو بلند کرے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ دو بیٹیاں اور ایک لڑکا اور بیوہ آپ کی یادگار ہیں۔

ابتداء درویشی میں آپ دو سال تک لنگرخانہ سے کھانا اور پانچ روپے ماہانہ درویشی گذارہ پاتے رہے۔ پھر جب مالی مشکلات کے باعث درویشان میں یہ تحریک ہوئی کہ جو درویش اپنا بوجھ خود اُٹھا سکتے ہیں وہ انجمن پر اپنے گذارہ کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ صوفی صاحب بھی خود کفیل ہوگئے۔ شادی کے بعد جب دو بچے بھی ہوگئے۔ اور خود بھی عمر کے تقاضا سے کمزور ہو گئے تھے اور پہلا جیسی محنت نہیں کر سکتے تھے۔ پھر صدر انجمن احمدیہ سے فیملی سکیل کے مطابق گذارہ پانے لگے تھے۔ لیکن درمیانی دَور میں مسلسل ۲۵ سال کا طویل عرصہ آپنے صدر انجمن احمدیہ سے کوئی گذارہ حاصل نہیں کیا۔ اور خود اپنی محنت سے اپنا گذارہ چلاتے رہے۔

صدقہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیداً خاتون صاحبہ ساکن امروہہ یوپی بعمر تقریباً سو سال مورخہ ۲۵/۱۲/۸۳ کی صبح وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت مخلص دیندار ملنسار اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ قارئین سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دُعا کی خواستگار ہوں۔ خاکسار۔ رابعہ بیگم

اہلیہ قریشی عبدالقادر صاحب اعوان درویش مرحوم

شمالی جاپان میں تبلیغِ اسلام

★ ۴۳ ہزار اشتہارات کی تقسیم ★ ۸ کثیر الاشاعت اخبارات میں اشاعت
★ انفرادی طور پر تبلیغی گفتگو ★ قریہ قریہ توحید باری تعالیٰ کی منادی

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوکیو۔ جاپان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جاپان کو سال رواں کے دوران اندرون ملک مختلف علاقوں میں کئی تبلیغی وفود بھیجنے کی توفیق ملی۔ ان وفود نے اشتہارات کی تقسیم، انفرادی ملاقاتوں اور اخبارات میں خبروں کے ذریعہ اسلام کے پیغام اخوت و سلامتی کو جاپان کے لوگوں تک پہنچانے کی بھرپور سعی کی اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے بابرکت بنائے۔ آمین

اسی تبلیغی مہم کی تازہ ترین کڑی جاپان کے سب سے بڑے اور مرکزی جزیرہ ہونشو (HONSHU) کے شمالی علاقہ توہوک کا سفر ہے۔ ذیل میں اس سفر کی مختصر روداد پیش خدمت ہے۔

جاپان کے تمام جزیروں کو کئی چھوٹے انتظامی علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جاپانی میں ان کو کین (KEN) اور انگریزی میں پریفیکچر (PER-FECTURE) کہا جاتا ہے اردو میں اضلاع کہہ سکتے ہیں۔ اس دفعہ ۶ اضلاع کے صدر مقامات یعنی فوکوشیما (FUKU-SHIMA.) کے صدر مقام فوکوشیما شہر میاگی (MIYAGI) کے صدر مقام سینڈائی (SENDAI.) ایواتے (IWATE) کے صدر مقام آؤموری شہر آکیتا (AKITA) کے صدر مقام آکیتا شہر اور یاماگاتا (YAMAGATA.) کے صدر مقام یاماگاتا شہر کے سفر کے لئے ۱۲ تا ۱۷ اگست یعنی چھ روزہ پروگرام مرتب کیا گیا۔ ان چھ اضلاع کو مجموعی طور پر توہوکو (TOHOKU) بھی کہتے ہیں۔ اس علاقہ کی مجموعی آبادی ۹۵ لاکھ کے قریب اور رقبہ ۶۶۹۶۱ مربع کلومیٹر ہے۔

وفد کے اراکین میں امیر وفد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مبلغ انچارج جاپان، مکرم شاہد رضوان خانصاحب (انچارج طعام و قیام) مکرم سید سجاد احمد صاحب (انچارج اخراجات سفر) اور خاکسار مرزا ظفر احمد (سیکرٹری) شامل تھے۔

۱۱ اور ۱۲ اگست کی درمیانی رات قریباً اڑھائی بجے مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب جو ناگویا سے تشریف لائے تھے۔ مکرم شاہد صاحب اور مکرم سجاد صاحب کے ہمراہ ٹوکیو سے بذریعہ کار فوکوشیما کے لئے روانہ ہوئے جو اس سفر کی پہلی منزل تھی۔ خاکسار نے ایک روز بعد سینڈائی میں وفد سے ملنا تھا۔ وفد صبح ۱۰ بجے فوکوشیما پہنچا۔ گرمیوں کی چھٹیاں ہونے کے باعث ٹوکیو سے فوکوشیما جانے والی ہائی وے پر بہت رش تھا۔ جب دن چڑھا اور سورج نکل آیا تو گرمی بھی محسوس ہونے لگی۔ مکرم شاہد صاحب نے خواہش کی کہ سب دوست دُعا کریں کہ یا تو کار کی رفتار تیز ہو جائے یا بادل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دونوں باتیں ہو گئیں یعنی کار کی رفتار بھی تیز ہو گئی اور بادل بھی ہو گئے اس طرح سفر خوشگوار ہو گیا۔

فوکوشیما پہنچتے ہی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا گیا۔ مکرم راشد صاحب اخبارات سے رابطہ قائم کرنے کے لئے چلے گئے اور دو اراکین وفد لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ کھانے کے وقفہ کے بعد لٹریچر کی دوبارہ تقسیم شروع ہوئی جو نماز جمعہ تک جاری رہی۔ فوکوشیما کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا جمعہ پڑھا گیا۔ ایک پارک میں نماز ادا کی گئی خطبۂ جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثِ مبارک "آغاز اسلام غربت کی حالت میں ہوا اور ایک بار پھر غریب ہو جائے گا پس غرباء کے لئے خوشخبری ہو" بیان کی اور اس کی وضاحت فرمائی۔

نماز کے بعد اشتہارات کی تقسیم پھر شروع کر دی گئی جو رات آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس جگہ کُل چار ہزار اشتہارات تقسیم ہوئے۔ یہاں لوگوں نے بڑی خوشی سے اشتہارات لئے اور ان میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ رات ایک ہوٹل میں قیام ہوا۔ صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کی گئی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک تازہ خطبۂ جمعہ کی ٹیپ تمام اراکین نے بطور درس کے سُنی۔ صبح سات بجے سنڈائی کے لئے جو اس دورہ کی دوسری منزل تھی روانہ ہوئے صبح کے اخبارات میں مکرم راشد صاحب کا ایک انٹرویو بھی شائع ہوا کچھ دوسرے اخبارات نے بھی اشاعت کا وعدہ کیا ہے۔

فوکوشیما سے سنڈائی تک کا راستہ بہت خوبصورت مناظر لئے ہوئے تھا سڑک کے اطراف میں پھلوں کے باغات بہار دکھا رہے تھے۔ قریباً سوا نو بجے سنڈائی شہر کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ خاکسار قریباً پونے دس بجے ٹوکیو سے بذریعہ ریل سنڈائی پہنچا اس طرح وفد کے چاروں اراکین اکٹھے ہو گئے اور وفد مکمل ہو گیا۔

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر ساڑھے دس بجے سے اشتہارات کی تقسیم شروع کر دی گئی جو کھانے اور نماز کے وقفہ کو چھوڑ کر شام سات بجے تک جاری رہی۔ اس دوران سات ہزار پانچ سو اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ یہاں بھی لوگوں نے خوش دلی سے اشتہارات لئے تاہم فوکوشیما کی نسبت کم دلچسپی کا اظہار کیا۔

مکرم راشد صاحب نے مقامی پریس کلب میں تین اخبارات کے نمائندوں کو انٹرویو دیئے انہوں نے یہ انٹرویو اپنے اخبارات میں شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ واضح رہے کہ ان انٹرویوز کے ساتھ مکرم امیر صاحب کی تصاویر بھی شائع ہوئیں جن میں وہ کار بھی نمایاں تھی جس پر یہ سفر جاری تھا اس کار پر عربی، انگریزی اور جاپانی زبان میں کلمۂ طیبہ اور اسلام کی حسین تعلیم سے متعلق مختلف کلمات لکھے ہوئے ہیں کار کے اُوپر لاؤڈ سپیکر نصب تھے جن سے ان تمام شہروں میں اذان کی آواز کے ذریعہ توحید باری تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ اس طرح ان شہروں نے تاریخ میں غالباً پہلی بار یا کم از کم ہزاروں سال بعد توحید کے نعروں کو سُنا۔

سنڈائی میں ایک جاپانی دوست سے ملاقات ہوئی انہوں نے اسلام میں بہت دلچسپی لی اور مکرم راشد صاحب سے آدھ گھنٹہ تک تفصیلی بات کی۔ اسی طرح کئی اور جاپانیوں اور بعض دوسرے ممالک کے لوگوں نے جو سیر کی غرض سے آئے ہوئے تھے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

شام کو سات بجے ہم اپنی اگلی منزل موری اوکا کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ سنڈائی سے ۱۸۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں رک کر رات کا کھانا کھایا اور قریباً ساڑھے دس بجے رات شہر میں پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک صاف ستھرا اور سستا ہوٹل مل گیا۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد سو گئے۔ صبح نمازِ فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ کی ٹیپ سُنی کچھ دیر آرام کے بعد ناشتہ کیا اور معلومات حاصل کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ مکرم راشد صاحب معلومات اور نقشے حاصل کرنے کے لئے اسٹیشن کے اندر چلے گئے اور ہم تینوں مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر اشتہارات تقسیم کرنے لگے۔ مکرم راشد صاحب نے کار میں شہر کا چکر لگایا اور شہر میں تین مختلف جگہیں تلاش کر کے ہمیں اُن جگہوں پر پہنچا دیا یہاں ایک بجے تک قریباً ۳۵۰۰ اشتہارات تقسیم ہوئے دوپہر کے کھانے اور نماز کے بعد آؤموری کے لئے روانہ ہوئے یہاں مکرم راشد صاحب نے ایک مقامی اخبار کو انٹرویو دیا جو اگلے روز چھپ گیا۔

بعد دوپہر قریباً چار بجے شہر سے باہر نکلے اور رات گیارہ بجے آؤموری پہنچے۔ راستہ میں ایک پیٹرول پمپ سے پیٹرول لیا۔ یہاں پمپ کے مالک کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

آؤموری میں رات حسب معمول اسٹیشن کے قریب ہوٹل میں قیام کیا۔ صبح نمازِ فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ کے تازہ خطبہ کا درس ہوا۔ قریباً نو بجے ہم سب بازار میں نکل آئے۔ اور مختلف جگہوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے ہوئے روحانی خزائن کی تقسیم شروع کر دی یہاں مکرم امیر صاحب نے سات اخباری نمائندوں پر مشتمل ایک پریس کانفرنس سے مقامی پریس کلب میں خطاب کیا۔ اس کی رپورٹ اگلے روز کئی اخباروں نے چھاپی ایک اخبار نے خاص طور پر قبر مسیح کے متعلق لکھا کہ یہ کشمیر میں واقع ہے نہ کہ شمالی جاپان میں جیسا کہ وہاں بعض لوگوں کا خیال ہے۔

یہ شہر جاپان کے مرکزی جزیرے کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ چنانچہ اس شمالی کنارے تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت ملی۔ یہاں ساڑھے سات ہزار اشتہارات تقسیم ہوئے۔ لوگوں نے بڑی دلچسپی اور خوش دلی سے اشتہارات لئے۔ شام ساڑھے پانچ بجے یہاں سے روانہ ہوئے شہر سے نکلنے کے بعد ایک جگہ رُک کر باجماعت نمازیں ادا کیں اور اگلی منزل آکیتا کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس مقصد کے لئے نسبتاً لمبے راستے کا انتخاب کیا گیا تاکہ اُس جگہ کو دیکھا جا سکے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتائی جاتی ہے۔ "TOMB OF CHRIST" (قبر مسیح) یہ ہے اُس جگہ کا نام جہاں ہم رات آٹھ بجے کے قریب پہنچے۔ ایک پہاڑی کے اُوپر دو قبریں واقع ہیں ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بتائی جاتی ہے اور دوسری اُن کے بھائی کی۔ یہ قبریں مٹی کے دو گول ڈھیروں کی شکل میں ہیں غالب خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی حواری یا عیسائیت کے کوئی مبلغ اس علاقہ میں آئے ہو نگے۔ اور وفات کے بعد اُن کی تدفین یہاں ہوئی ہو گی۔ اس قبر کی حفاظت کرنے والے بھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کس کی قبر ہے۔ یہاں ہر سال ایک میلہ لگتا ہے جس میں

کسی اجنبی زبان کے گیت گائے جاتے ہیں۔ مقامی لوگ بڑے شوق سے اس میلہ میں شامل ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہاں کے لوگ عیسائی نہیں ہیں۔ نہ ہی ان میں عیسائیت کی طرف کوئی خاص رجحان پایا جاتا ہے۔

ٹوریسیگ سے روانہ ہو کر رات دو بجے ہم اپنی اگلی منزل اکیتا پہنچے۔ راستہ میں ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا اور کوشش کی کہ وہیں کسی ہوٹل میں رات قیام کر لیا جائے اس وقت رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ لیکن ہوٹل بند تھے۔ چنانچہ سوتے جاگتے اکیتا کے لئے روانہ ہو گئے اور شہر میں پہنچ کر ایک ہوٹل میں قیام کیا۔

صبح حسب معمول نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ کا درس ہوا۔ ساڑھے نو بجے سے شہر کے اسٹیشن کے قریب کی مارکیٹوں میں اشتہارات کی تقسیم شروع کر دی گئی۔ کھانے کے وقفہ کے علاوہ شام چار بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تقسیم کی رفتار تسلی بخش تھی۔ تیز ہوا کے باوجود لوگوں نے دلچسپی سے اشتہارات لئے۔ یہاں قریباً ۱۵۰۰ اشتہارات تقسیم ہوئے۔

اس دوران کار پر لگے لاؤڈ سپیکر سے اذان کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ مکرم امیر صاحب نے یہاں کے مقامی اخبارات کو انٹرویو دیئے جو بعد میں انکی اور کار کی تصویر کے ساتھ چھپ گئے۔

یہاں سے ہم اپنے سفر کی آخری منزل یاماگاتا کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں نماز ادا کی اور ایک جگہ رک کر کھانا کھانے کے بعد مسلسل سفر کرتے ہوئے رات ڈیڑھ بجے کے قریب شہر میں پہنچے۔ صبح نماز فجر اور درس کے بعد جو آج بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبۂ جمعہ پر مشتمل تھا کچھ دیر آرام کیا اور ناشتہ سے فارغ ہو کر نو بجے سے اس علاقہ کے لوگوں میں روحانی مائدہ کی تقسیم شروع کر دی۔ ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ کے ارد گرد اور قریبی بازاروں میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ یہاں قریباً تین بجے تک تقسیم کا کام ہو سکا اس دوران ۵۵۰۰ اشتہارات تقسیم ہوئے۔ بارش اور طوفان کی آمد کی خبروں کی وجہ سے لوگ جلد اپنے گھروں کو چلے گئے۔

یہاں کے مقامی پریس کلب میں مکرم راشد صاحب نے ۱۳ اخباری نمائندوں پر مشتمل پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ان اخباری نمائندوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے کی جانے والی کوششوں میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا بعد میں یہاں کے کئی مقامی اخبارات نے تصویروں کے ساتھ انٹرویو شائع کیا۔

اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ یاماگاتا کو الوداع کہہ کر ہم ٹوکیو کی طرف روانہ ہوئے۔ بل کھاتی ہوئی پہاڑی سڑک پر سفر کرتے ہوئے ہم ایکسپریس ہائی وے پر پہنچے۔ راستہ میں کچھ دیر کھانے اور نماز کے لئے رکے۔ اس طرح مجموعی طور پر ۲۵۳۰ کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات دو بجے بخیر و خوبی ٹوکیو پہنچے۔ اس دوران بحیثیت مجموعی ۲۴۰۰۰ دستی اشتہارات تقسیم ہوئے۔ ۱۳ اخبارات نے خبریں اور انٹرویو شائع کئے۔ جن کی کل تعداد اشاعت ۲۳۴۵۹۵۱ روزانہ ہے۔ کل تین پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس سفر کے دوران ممبران وفد نے خاص اہتمام کے ساتھ سب نمازیں باجماعت ادا کیں۔ الحمد للہ۔ ٹوکیو میں چند روز قیام کے بعد مکرم راشد صاحب واپس ناگویا چلے گئے۔ اس طرح شمالی جاپان کا یہ تبلیغی سفر اختتام کو پہنچا۔

اگرچہ یہ کوشش بہت معمولی سی ہے اور اسکی مثال ایک تپتے ہوئے پیاسے صحرا میں بارش کے چند قطروں سے دی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ امر یقیناً خوش کن ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ان علاقوں کے لوگوں کو اسلام کی حسین تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اور ان علاقوں میں تبلیغ اسلام کی ابتداء ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جاپان کو آئندہ بھی ان علاقوں میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور محض اپنے کرم سے ان کوششوں کو قبول فرما کر ان کے پھلوں سے جماعت کو نوازے۔ آمین ٭

شذرات

روایت و درایت

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل زیورخ ۔ سوئٹزرلینڈ

یہودی اور سبت

یہودی مذہب میں ہفتے کا دن (SATURDAY) مقدس تہوار یا عبادت کا دن خیال کیا جاتا ہے چنانچہ تمام نہاد اسرائیل میں یہود کے لئے یہی تعطیل کا دن ہے۔ اسلامی شریعت کاملہ میں مسلمانوں کے لئے جمعہ کے دن عبادت کے ساتھ ساتھ دوسرے دینی اور دنیاوی کاموں کی اجازت ہے۔ (وابتغوا من فضل اللہ۔ سورۃ الجمعہ) لیکن یہود و نصاریٰ کے لئے ہفتے اور اتوار کے روز کئی چیزیں ممنوع ہیں چنانچہ قرآن کریم میں یہود کے بارے میں مذکور ہے کہ ”وسئلھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر اذ یعدون فی السبت اذ تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا ویوم لا یسبتون لا تاتیھم کذلک نبلوھم بما کانوا یفسقون ۰“ (سورۃ الاعراف) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت ہے کہ قدیمی یہودی جب مچھلیاں پکڑتے تھے تو مچھلیوں کو بھی یہ احساس ہو گیا تھا کہ ہفتے کے دن انہیں نہیں پکڑا جاتا۔ اس پر یہود ہفتے کے روز ایسے جال بچھا دیتے جن میں مچھلیاں ہفتے کے روز رک جائیں اور اگلے روز جا کر ان مچھلیوں کو پکڑ لیتے۔ حالانکہ یہ ان کے لئے ایک امتحان تھا۔ جس میں وہ بباعث فسق کامیاب نہ ہو سکے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ راقم الحروف کے قیام سوئٹزرلینڈ کے دوران سننے کا موقعہ ملا۔ اس ملک میں بھی کئی یہودی آباد ہیں (تعداد غالباً تیس ہزار سے کچھ زیادہ ہو گی۔ کسی زمانہ میں یہ اپنے آپ کو سوئٹزرلینڈ میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب سمجھتے تھے۔ لیکن اب یہاں بفضلہ تعالیٰ اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے۔ مقامی اور آباد کار مسلمانوں کی تعداد یہاں ایک لاکھ سے زائد ہو گی) ہاں تو سوئس یہودی کا ذکر ہو رہا ہے۔ کسی نے دیکھا کہ اس کی کار میں ربڑ کی ایک بوتل پانی سے بھر کر اگلی پاؤں کے نیچے رکھی ہے۔ جیسے بیمار لوگوں کو ربڑ کی بوتل میں گرم پانی سینکنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ لیکن یہودی کی کار میں گرم پانی نہیں تھا بلکہ صرف ربڑ کی بوتل میں معمولی پانی تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس بوتل کا مقصد ”سبت کا احترام“ قائم رکھنا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ یہودی روایت کی رو سے سبت کے دن گاڑی کار وغیرہ سے سفر جائز نہیں۔ ہاں پانی پر یعنی کشتی یا جہاز سے سفر جائز ہے۔ چنانچہ اب تک کئی یہودی سبت کے دن کار چلاتے ہوئے پاؤں کے نیچے یا قریب ربڑ کی پانی والی بوتل رکھ لیتے ہیں۔ تاکہ انہیں یہ احساس ہو کہ وہ کار نہیں چلا رہے بلکہ بحری جہاز یا کشتی میں سفر کر رہے ہیں۔

ے جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی ۔۔۔ پا پوش پر لگائی کرن آفتاب کی

درخواست ہائے دعا

★ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان کی خوشدامن محترمہ برکت بی بی صاحبہ آف تلاکور (ہریانہ) گزشتہ کئی ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ امرتسر کے ڈاکٹروں نے مرض کو لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ موصوفہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی معجزانہ صحت و شفایابی کے لئے ★ مکرم محمد غلام لیسین صاحب وظیفہ یاب مدرس تعلقہ چنچولی ضلع گلبرگہ (کرناٹک) اپنے بیٹے صدیق حسین صدیق احمد سلمہٗ کی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ★ مکرم سید شوکت علی صاحب ساکن کرنول (آندھرا) مختلف مدات میں مبلغ چالیس روپے ادا کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور رضائے باریتعالیٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے ★ محترمہ سیدہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم سید جلال الدین صاحب مرحوم ساکن لبنہ (مدھیہ پردیش) اپنے بیٹے عزیز سید منیر الدین شاہ سلمہٗ کی انجینئرنگ کے آخری سال کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ★ مکرم مشتاق احمد صاحب امروہہ مکان کے سلسلہ میں درپیش طویل مقدمہ میں حصول کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ★ عزیز شمیم احمد وانی اونہ گام ٹی ڈی سی سال اوّل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

بابت مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

دیودرگ

صدر جماعت	مکرم ناصر احمد صاحب نور
سیکرٹری مال	” خواجہ حسین صاحب
امام الصلوٰۃ	” عبدالکریم صاحب نور

گرملا پلی

صدر جماعت	مکرم شیخ حسین صاحب
سیکرٹری مال	” عبدالرحمٰن صاحب
” تعلیم و تربیت	” محبوب علی صاحب

سیکرٹری تبلیغ	مکرم محمد اکبر صاحب
امام الصلوٰۃ	” عبدالسلام صاحب

پیاواکھاڑ

صدر جماعت	مکرم پی اے عبدالرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال و وقف جدید و تحریک جدید و تعلیم و تربیت	مکرم ٹی کے حمزہ صاحب بی ایس سی
نائب صدر	مکرم این کے موئیڈین صاحب
سیکرٹری تبلیغ	” پی اے محمد شریف صاحب

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے!

منیجر بدر قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 275903
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
الرؤف جیولرز
۱۹- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"میں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا
(فتح اسلام صفحہ ۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲/ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222 } ٹیلیفون نمبرز
23-1652 }
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگولین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹرکیں HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
P.O. BOX: 4583.
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر :- ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں" (کنز العمال جلد ۲)
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں، عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پیشکش :-
محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی۔
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملبن موٹرس

ارشادِ نبوی

"اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ"

ترجمہ :- بچو دوزخ کی آگ سے اگرچہ کھجور کا آدھا حصہ دے کر۔

محتاجِ دعاء - یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کوڈاک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE-670001.

H.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI-12. CANNANORE-4498.

حیدر آباد میں

فون نمبر - ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام :- سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!